ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

16
49-50

عادل حکمران

عباسی خلیفہ مستنجد باللہ عدل پرور، رعایا نواز اور شفیق خلیفہ تھا، اپنے زمانہ میں ہر قسم کے ٹیکس بند کر دیئے تھے، جس قدر مال ناجائز طریقہ سے وصول کیا گیا تھا سب کو واپس کر دیا شورش اور فتنہ انگیزی کو سخت ناپسند کرتا تھا اور فتنہ انگیزوں کو پوری سزا دیتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک شورش پسند گرفتار کر کے اس کے پاس لایا گیا مستنجد باللہ نے اسے قید کر دیا، بڑے بڑے امراء نے اس کے بارے میں سفارش کی اور اس کی رہائی کے معاوضہ میں دس ہزار اشرفیاں پیش کیں، مستنجد آمادہ نہ ہوا اور امراء سے کہا۔ تم اور فسادیوں کو گرفتار کر کے لاؤ، میں تم کو اتنا ہی معاوضہ دوں گا تاکہ مخلوق کو ان کے شر سے نجات ملے۔ بغداد کے ایک قاضی ابن مرخم بڑے جابر تھے انہوں نے بڑی دولت جمع کی تھی مستنجد نے انہیں گرفتار کر کے کل دولت ضبط کر لی اور اس کو مستحق ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

(تاریخ اسلام ج ۲ ص ۲۶ مصنفہ شاہ معین الدین ندوی)

از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

علم و تحقیق

از
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر

قسط آخری

حجیّت حدیث

ان حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جو محبت و عقیدت اور جو ادب و احترام تھا اس کے پیش نظر ہم یہ کیسے مان سکتے ہیں کہ انہوں نے احادیث کے پہنچانے میں کوتاہی کی ہے اور یہ واقعہ کسی صحابی، تابعین، تبع تابعین یا کم از کم کسی مدرسہ کے طالب علم کا نہیں حدیث کے ساتھ یہ عقیدت و محبت ایک تاجر کی ہے۔

تذکرہ الحفاظ میں حضرت امام شعبی کا واقعہ نقل کیا ہے کہ سخت سردی کے دنوں میں ایک مرتبہ عشاء کی نماز (فرض، سنتیں، نفل) پڑھنے کے بعد مسجد سے باہر نکلے، وتر تو اللہ والے تہجد کے وقت نفلوں کے بعد پڑھا کرتے ہیں، تو مسجد کے باہر ایک صاحب ملے کہ حضرت چند حدیثوں کے متعلق کچھ تردد ہے۔ وہیں مسجد کے دروازے پر مذاکرہ شروع ہو گیا۔ اس شغل میں اتنا محو ہوئے کہ نہ تو سردی کا احساس رہا اور نہ ہی وقت کا، حتیٰ کہ مؤذن نے اذان فجر کہہ دی۔ امام صاحب نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ آج تو ہمارے وتر ہی رہ گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان حضرات کو حدیث شریف کے ساتھ جو تعلق نصیب فرمایا تھا وہ انہی کا حصہ تھا۔ عورتیں بھی اس میدان میں مردوں سے پیچھے نہ تھیں۔ مدینہ میں ایک عورت کریمہ نامی بردہ کے پیچھے بخاری شریف پڑھا کرتی تھیں۔ امام خطابیؒ جیسے بلند پایہ لوگ ان کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ان کے درس میں بیس بیس ہزار مردوں کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تعلق کی بات ہے ان حضرات کو قرآن و حدیث کے ساتھ تعلق تھا۔ وہ اس کے لئے سفر کرتے تھے۔ جان و مال خرچ کرتے تھے آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو دنیا سے تعلق ہے تو اس کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کی جا رہی ہیں۔ بسوں کے کنڈیکٹر لاہور سے راولپنڈی تک کھڑے کھڑے لٹکے چلے جاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں، ایک دن میں کئی کئی مرتبہ، تھکتے نہیں، اکتاتے نہیں یہ صرف دنیا کے تعلق کی وجہ سے ہے، مال کی محبت کا ثمرہ ہے۔

ایک دفعہ حضرت امام مالکؒ حدیث شریف کا درس دے رہے تھے اس وقت ان کے درس میں مامون الرشید بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ ایک دن دیر سے آئے تو جوتیوں میں بیٹھنا اپنی خوش نصیبی سمجھی۔ حقیقتاً بزرگوں کی جوتیوں میں جگہ مل جانا بھی سعادت عظمیٰ ہے۔ خیر دوران درس ایک بھڑ کپڑوں میں گھس گئی۔ امام صاحب درس میں متوجہ رہے۔ بھڑ نے آپ کے جسم مبارک پر ۱۶ جگہ ڈنگ مارا اور ہر دفعہ حضرت کے چہرے کا رنگ متغیر ہوتا رہا۔ لیکن آپ اسی انہماک سے درس دیتے رہے اختتام درس پر فرمایا کہ ذرا میرے کپڑوں میں دیکھنا کیا ہے، تو بھڑ کو نکالا گیا۔ شاگردوں نے عرض کیا کہ حضرت اسی وقت کیوں نہ نکال دی فرمایا کہ میرا دل نہ چاہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا مذاکرہ ہو رہا ہے۔ حدیثیں پڑھی جا رہی ہیں تو کسی اور چیز کی طرف مشغول ہو جائے یہ تو بعد والوں کا حال ہے۔ اسی سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے اقوال و افعال سے عقیدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے کہا گیا کہ آپ بڑی سخت حدیثیں نقل فرماتے ہیں۔ فرمانے لگے اگر تم میری گردن پر تلوار رکھ دو، گردن پر چلانا شروع کر دو، جب بھی میں اپنی گردن کٹتے کٹتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ٹھیک ٹھیک سناتا جاؤں گا، ذرہ برابر کمی بیشی نہیں کروں گا، دیکھئے حضرت ابوذر غفاریؓ کو حدیث کے مقابلہ میں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے۔ جب وہ حضرات حدیث کی بقاء و اشاعت کے لئے اپنی جان تک کو قربان کرنے والے ہیں وہاں وہ مال و دولت کے لالچ میں کب آنے والے ہیں۔ ایک محدث کو بادشاہ وقت نے یہ پیشکش کی کہ میرے محل میں آ کر مجھے حدیثیں سنائیں۔ ایک ایک حدیث کے بدلے آپ کو دس دس دینار دوں گا۔ تین دن کے فاقے سے ہیں لیکن حدیث کا مقام و احترام کتنا دل میں ہے۔ فرمایا یہاں چل کر آؤ یہ دولت (حدیث شریف) مفت حاصل کر لو وہاں چل کر نہیں جا سکتا، حدیث کی بے ادبی ہے

امام بخاری کے استاد علی بن مدینی کے سامنے کسی نے ایک حدیث پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ضعیف ہے۔ عرض کی کیسے؟ فرمایا اس کے راوی کون ہیں؟ عرض کرنے لگے فلاں سے فلاں نے روایت کی۔ فلاں نے فلاں سے اور انہوں نے آپ کے والد محترم سے۔ آپ نے فرمایا، بس میرا والد ہی ضعیف ہے۔ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ کیسا منہ پھٹ اور بے ادب ہے والد صاحب کی بے ادبی کر دی۔ فرمانے لگے میرے سامنے دو چیزیں ہیں۔ ایک والد صاحب کا ادب و احترام اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو ٹھیک ٹھیک آگے پہنچانے کی امانت۔ والد صاحب کی بے ادبی تو برداشت کی جا سکتی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں کمی بیشی تصور میں بھی نہیں لائی جا سکتی۔ ایسے شیدائیوں کے بارے میں آج عقل کے اندھے کہتے ہیں کہ آخر وہ حضرات بھی تو انسان تھے، وہ بھول چوک سے بھی زیادہ نقل کر سکتے ہیں، کمی بھی ممکن ہے۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ پاک نے چونکہ ان سے اپنے دین کی بقاء و اشاعت کا کام لینا تھا اس لئے انہیں ہر اعتبار سے کامل بنایا تھا۔ حضرت امام بخاری ابھی نو عمر ہی تھے، بغداد میں پہنچے علماء اکٹھے تھے۔ انہوں نے امام بخاری کا امتحان لینا چاہا۔ سو حدیثیں لیں اور سب کو ایک دوسرے میں گڈ مڈ کر دیا، کسی کے الفاظ کسی میں کسی کی سند کسی میں، کسی کا راوی کسی میں۔ غرض خوب اچھی طرح سے الٹ پلٹ کر دیا۔ امام صاحب کو پیش کی گئیں۔ آپ نے سو کی سو حدیثیں ترتیب سے، ٹھیک الفاظ، ٹھیک راوی، ٹھیک اسناد کے ساتھ سنا دیں۔ ایسا غضب کا حافظہ خدا کی طرف سے ملا تھا۔ بھول چوک کی گنجائش کہاں۔ بہت بہت بلند پایہ ہستیاں گذر چکیں جن کی ایک نظر زیارت کو زمین و آسمان ترس گئے ہیں۔

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
پیدا کئے افلاک نے جو خاک چھان کر

ایک محدث کو ایک رات پیچش کی شکایت ہو گئی، سخت سردی پڑ رہی تھی اور وہ احادیث میں مشغول تھے۔ اس رات تینتیس ۳۳ دفعہ ٹھنڈے پانی سے وضو فرمایا، بغیر وضو کے احادیث کے مجموعہ کو چھونا وہ انتہائی بے ادبی تصور کرتے ہیں۔

جان و مال کی کروڑوں قربانیوں کے بعد احادیث مبارکہ آج ہمارے تک پہنچی ہیں۔ چونکہ ہم نے اس کے لئے کوئی محنت نہیں کی اس لئے سرے ہی سے حدیث کا انکار ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۱۸، ۲۵ ذیقعد ۱۳۹۳ھ

مطابق

۱۴، ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء

جلد ۱۶

شمارہ ۴۹، ۵۰

قیمت ۷۵ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ	۲۵/۰ روپے
ششماہی	۱۳/۰ 〃
سہ ماہی	۷/۰ 〃

ٹیلیفون — ۶۷۷۱۵

— سرپرست —

حضرت مولانا عبید اللہ انور

— مدیر —

زاہد الراشدی

کیا بلوچستان یونہی جلتا رہے گا؟

بلوچستان پاکستان کا وہ بد قسمت خطہ ہے جہاں کے عوام کو فرنگی سے آزادی ملنے کے بعد بھی سنگینوں کے منحوس سائے سے نجات نہیں مل سکی اور قیام پاکستان کے ۲۶ برس بعد بھی وہ اپنے حقوق، آزادی اور تحفظ کی جنگ میں مصروف ہیں۔ اس بد نصیب خطہ کو رسمی آزادی ملنے کے پون صدی بعد حقوق ملے اور وہاں کے عوام کو یہ حق دیا گیا کہ وہ اپنی قیادت اور حکومت آزادی کے ساتھ اپنے ووٹوں کے ذریعہ منتخب کر سکتے ہیں مگر جب بلوچستان کے عوام نے رائے دہی کا جمہوری حق استعمال کیا اور اپنے نمایندے منتخب کئے تو ان کے فیصلہ کو پس پردہ زنجیریں ہلانے والی قوتیں برداشت نہ کر سکیں، چنانچہ نیپ اور جمعیۃ کو سرحد و بلوچستان کی نمائندہ جماعتیں تسلیم کر لینے اور ۹ ماہ تک صوبائی حکومتیں ان کو سونپے رکھنے کے بعد ان صوبوں کو منتخب حکومتوں سے محروم کر دیا گیا۔

آخر بلوچستان اور سرحد کے عوام کا قصور اس کے سوا کیا ہے؟ کہ انہوں نے گذشتہ الیکشن میں روٹی، کپڑا اور مکان کے نعرے سے فریب کھانے کے بجائے حقیقت پسندی کی راہ اختیار کی اور پیپلز پارٹی کے طوفانی سیلاب میں بہہ جانے کی بجائے جمعیۃ علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کو اپنی نمایندگی کے لئے منتخب کیا اور جب PPP کو پورے ملک پر بلا شرکت غیرے مسلط ہونے کا شوق چرایا تو سرحد و بلوچستان کے عوام نے اس ہوس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

کیا پیپلز پارٹی کو ووٹ نہ دینا جرم ہے؟ کیا حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہ ملانا غداری ہے؟ کیا آمریت اور فسطائیت کے سامنے سینہ سپر ہو جانا بغاوت ہے؟ کیا عوام کے سینوں پر گولیاں برسانے والے ہاتھ کو پکڑ لینا وطن دشمنی ہے؟ اگر نہیں تو پھر آخر بلوچستان کے عوام سے وہ کونسا جرم سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں ان کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا جا رہا ہے۔

بلوچستان میں گذشتہ دس ماہ سے آگ و خون کی جو ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اس سے ہر محب وطن شہری کو تشویش اور پریشانی لاحق ہے اور عوام یہ سوچنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ کیا مظلوم بلوچستان یونہی جلتا رہے گا؟ کیا فرنگی اقتدار کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے غیور اور بہادر بلوچستانی عوام کے خلاف خود مسلمانوں کی سنگینیں اسی طرح "تنی" رہیں گی؟

ہم اپنے حکمرانوں سے اسلام، پاکستان اور خود ان کے نعرۂ جمہوریت کے نام پر گذارش کرینگے کہ خدا کے لئے مظلوم بلوچستان پر رحم کرو، وہاں کے عوام پر زندگی کا دائرہ اس قدر تنگ نہ کرو کہ المیہ مشرقی پاکستان کے زخم ایک بار پھر تازہ ہو جائیں۔ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے۔ وہاں کے عوام پاکستان کے محب وطن شہری ہیں۔ ملک میں ان کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ پنجاب اور سندھ کے عوام کا ہے۔ اگر خدانخواستہ تمہاری ہٹ دھرمی اور ہوس اقتدار کے باعث خاکم بدہن ملک کی سلامتی کو کوئی نقصان پہنچا تو خود بھی اس کے نتائج سے نہیں بچ سکو گے۔

مذاکرات کا جال

گذشتہ دنوں وزیر اعظم بھٹو نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے قومی اسمبلی کے چیمبر میں ۴۰ منٹ تک بات چیت کی جس میں وزیر قانون پیرزادہ بھی شریک ہوئے اس گفتگو کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں، مگر دوسرے روز متحدہ جمہوری محاذ کی قرارداد منظر عام پر آئی جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ جب تک حکومت مری مذاکرات میں کئے گئے وعدے پورے نہیں کرتی اس سے مذاکرات نہیں کئے جائیں گے۔

اس قرارداد سے مترشح ہوتا ہے کہ بھٹو صاحب نے مفتی صاحب سے ملاقات کے دوران اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی جسے محاذ نے مسترد کر دیا۔

بھٹو صاحب کی یہ تکنیک ہے کہ وہ سیاسی گالیوں کی بوچھاڑ اور مقدمات و دار و گیر کی یلغار کے بعد مذاکرات کی بات چیت چھیڑ دیتے ہیں تاکہ اپنے خلاف محاذ آرائی کے زور کو کم کر سکیں۔ پھر مذاکرات کی میز پر فراخدلی سے وعدے فرما لیتے ہیں۔ اور جونہی انہیں نیچے سے "سب اچھا" کی رپورٹ مل جاتی ہے، وہ سب وعدے وعید بھلا کر اپنے کام میں مگن ہو جاتے ہیں۔ بھٹو صاحب کے سابقہ سیاسی وعدے اور مذاکرات

(باقی صہ ۲۰ پر)

عربوں کی وحدت

ناقابلِ تسخیر

از عاطف شیخ

عربوں نے حالیہ جنگ میں جس شجاعت اور بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اس سے پورے عالمِ اسلام کا سر فخر سے بلند ہوگیا۔ جہاں عربوں نے یہ کارہائے نمایاں اپنی جانبازی اور اعلیٰ درجے کی فوجی منصوبہ بندی و جنگی مہارت کی بدولت انجام دیئے ہیں وہاں ان کے عدیم المثال اتحاد نے بھی بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ اور یہ ان کے اتحاد ہی کا کرشمہ ہے کہ دشمن کے غرور و تکبر کا حصار ریزہ ریزہ ہوگیا اور سامراج گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگیا۔ دشمن کو اپنی طاقت پر گھمنڈ تھا وہ تو اس زعمِ باطل میں تھا کہ وہ جب چاہے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر قاہرہ، دمشق اور عمان پر قبضہ کرسکتا ہے لیکن .... لیکن وہ اب اپنی ہزیمت کے زخم چاٹ رہا ہے۔ مصری افواج کا نہر سویز کو عبور کرکے اس کے مشرقی کنارے پر حملہ آور ہو کر صحرائے سینا کے بڑے علاقے پر قبضہ کرنا اور بارلیو لائن کو روندتے ہوئے آگے بڑھ کر اسرائیل کے در و دیوار پر لرزہ طاری کرنا، مصریوں کی بہترین جنگی منصوبہ بندی کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ اس سے اسرائیل کے ناقابلِ تسخیر ہونے کا تصور پاش پاش ہوگیا اور اس کی انٹیلی جنسی کے جال کے بارے میں غلط فہمیاں دور ہوگئیں۔

اس جنگ میں مجموعی طور پر فتح و کامرانی نے عربوں کے قدم چومے۔ لیکن آخری دو چار دنوں میں جب امریکہ کا چھٹا بحری بیڑا فینٹم طیاروں، میزائلوں اور فوجی دستوں کی بھاری کھیپ کے کر تل ابیب کے ساحل پر لنگر انداز ہوا تو جنگ کی صورت قدرے مختلف ہوگئی۔ یہودی فوجیں اور ٹینک امریکہ کے جاسوسی سیارچوں کی مدد سے نہر سویز کے جنوبی حصے کو پار کرکے مصر کی سرزمین میں داخل ہوگئیں اور صحرائے سینا کے جنوبی محاذ پر لڑنے والی مصر کی تیسری فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ اتنی جرأت اسرائیل کو کیسے ہوئی؟ تو یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اور سب جانتے ہیں کہ امریکہ کے براہ راست جنگ میں کودنے سے یہ صورتِ حال مختلف ہوئی اور بقول صدر سادات ہمیں یہ فخر ہے کہ ہم براہ راست امریکہ سے نبرد آزما ہوئے تو اسی وجہ سے جنگ بندی قبول کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بعض حلقوں کی طرف سے یہ کہنا کہ مصر نے گھبرا کر یا اپنی پوزیشن کمزور پاکر جنگ بندی قبول کی ہے حقیقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جنگ میں امریکہ کی براہ راست مداخلت کی وجہ سے تیسری عالمگیر جنگ کے جو حالات پیدا ہوگئے تھے ان کو روکنے کے لئے صدر سادات نے موجودہ پوزیشن کو قبول کیا اور یہ فیصلہ صدر سادات کے تدبر کا مظہر اور دانشمندی کا ثبوت ہے۔

جہاں تک اسرائیل کا مصر کے جنوبی محاذ پر فوج بھیجنے کا تعلق ہے تو یہ فیصلہ فوجی لحاظ سے بالکل احمقانہ ہے کیونکہ اگر اسرائیلی فوج کی سپلائی لائن کاٹ دی جائے جو کہ مصر کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تو اسرائیلی فوج کے لئے واپسی کا کوئی راستہ نہیں رہ جاتا اور بقول صدر سادات اسرائیلی فوجوں کا مصری علاقے میں داخل ہونا خودکشی کے مترادف ہے۔

اس جنگ سے دنیا پر یہ واضح ہوگیا ہے کہ عرب میدان کے دھنی ہیں اور ان کی شجاعت و بہادری سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

حقیقت میں ان کامیابیوں کا سہرا جمال عبدالناصر مرحوم کے معتمد اور تربیت یافتہ جانشین صدر انور السادات کے سر ہے۔ انہوں نے قوم کو ایک نیا ولولہ دیا اور یہ باور کرایا کہ جرأت و بیباکی اور جنگجوئی پر یہودیوں کی اجارہ داری نہیں بلکہ یہ تو عربوں کی وراثت ہے۔

صدر سادات نے بہترین حکمت عملی سے سب سے پہلے عرب ممالک کو متحد کیا۔ یہاں تک کہ سعودی عرب اردن اور مراکش وغیرہ کو بھی اپنے ساتھ ملایا۔ جو امریکہ کے دوست سمجھے جاتے تھے۔ اور ادھر شاہ فیصل وغیرہ نے بھی اسلامی اخوت اور قوم پرستی کے جذبے کے تحت امریکہ کی بجائے عربوں سے قربت کو ترجیح دی۔ اس طرح انہوں نے یہ ثابت کردیا کہ وہ مسلمان اور عرب پہلے ہیں اور بعد میں کچھ اور .... اب عرب ممالک نے متحد ہوکر تیل کو حربے کے طور پر استعمال کرکے سرد جنگ بھی جیت لی۔ اسی وجہ سے یورپی مشترکہ منڈی کے نو ممالک نے عربوں کے جائز موقف کی حمایت کی ہے۔ ادھر تقریباً اٹھائیس افریقی ممالک نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات توڑ کر یہ ثابت کردیا ہے کہ افریقی عوام جارحیت کی مذمت میں ایشیا کے ساتھ ہیں۔

لیکن افسوس تو معاہدہ سینٹو کے ان مسلم ممالک پر ہے جنہوں نے اس نازک مرحلہ میں بھی امریکی ڈالر چوسنے کی خاطر عربوں کی واضح طور پر حمایت کرنے کے بجائے الٹا ان کی پالیسی کی حفاظت کرکے اپنے عرب بھائیوں کے عزائم کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو وہ امریکی سامراج کے خلاف کر رہے ہیں۔

لیکن اب جو ملک بھی عربوں کے عزائم میں رکاوٹ بنا وہ خود ختم ہو جائے گا انشاء اللہ۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

جمعیۃ شہر سیالکوٹ کا دفتر

جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کا دفتر امام تلائی سے چوک گندم منڈی منتقل ہوگیا ہے۔ وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر بھی پہلے سے کام کر رہا ہے۔

یاد رفتگاں

از
شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں

شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ

مختصر حالات

آپ ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے نام محمد اسماعیل تھا۔ آپ شاہ عبدالغنی صاحبؒ (المتوفی ۱۲۲۷ھ) کے بیٹے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کے پوتے تھے۔ ع

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

والدہ ماجدہ کا نام بی بی فاطمہ تھا۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ نے قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ ابتدائی صرف و نحو کی کتابیں آپ نے اپنے والد بزرگوار سے پڑھی تھیں اور اس کے بعد منطق و معقول کی کتابیں بھی انہیں سے پڑھیں اور ان سے فراغت کے بعد حدیث شریف حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) سے پڑھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو غضب کی ذہانت بخشی تھی۔ آپ اپنے تعلیمی دور میں مطالعہ اور تکرار کی طرف کم توجہ کرتے تھے۔ آپ کی توجہ شب و روز تیر اندازی، گولی چلانا اور گھوڑے پر چڑھنا ورزش اور جہاد کی تیاری میں صرف ہوتی تھی۔ لیکن باایں ہمہ اساتذہ جب پڑھے ہوئے سبق کا امتحان لیتے تو حضرت شاہ صاحبؒ سب ساتھیوں سے آگے نکل جاتے اور مشکل سے مشکل مقام میں بھی کبھی نہ رکتے ان کی اس خداداد قابلیت پر ان کے تمام ساتھی رشک کرتے اور دنگ رہ جاتے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔ آپ دبلے پتلے اور متوسط قد کے تھے۔ لیکن بڑے بہادر، دلیر اور جری تھے۔ مولانا شہیدؒ نے گھوڑے کی سواری میاں رحیم بخش صاحبؒ چابک سوار سے سیکھی تھی۔ جو اپنے فن کے امام تھے۔ وہ پہلے کٹر بدعتی تھے۔ پھر مولانا شہیدؒ کے فیض سے پکے موحد ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ پشاور کے گرد و نواح میں سکھوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے بعمر سو سال شہید ہو گئے تھے۔ گو عمر زیادہ تھی لیکن نوجوانوں کی طرح باہمت طبیعت رکھتے تھے۔ جب مولانا شہیدؒ سپاہیانہ فنون کی تعلیم سے فارغ ہوئے تو دریا میں تیرنا سیکھا۔ تین چار سال تک اکثر اوقات دریا ہی میں رہتے تھے اور طلبہ کو سبق دریا کے کنارے پر آ کر پڑھا دیتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے پیدل چلنے اور دوڑنے کی مشق کی اور سخت گرمی کے زمانہ میں عین دوپہر کے وقت جامع مسجد دہلی کے سرخ پتھروں کے فرش پر گھٹنوں آہستہ آہستہ چلتے جس سے ابتدائی دور میں پاؤں پر آبلے پڑ گئے۔ کوئی کہتا مجذوب ہے۔ کوئی کہتا اس کو کسی نے وظیفہ بتایا ہے اور یہ چلہ کرتے ہیں۔ لیکن اصل بات کچھ اور ہی تھی اور وہ جہاد کے لئے تیاری تھی اور اسی طرح سردی کا موسم معمولی کپڑوں میں گذار دیتے تھے۔ جبکہ اکثر لوگ لحافوں اور گرم کپڑوں میں بھی سردی کا شکوہ کرتے رہتے اور اسی طرح کم سونے کی مشق بھی خوب کی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آٹھ آٹھ دس دس دن تک نہ سوتے تھے۔ ان تمام مشقتوں کے ساتھ مولانا شہیدؒ نے وعظ کہنے اور لوگوں کی اصلاح کی فکر بھی شروع کر دی۔ ان کے وعظ پر ہنگامے بھی ہوتے رہے اور قبر پرستوں نے ان کو قتل کروانے کے ناپاک ارادے بھی کئے۔ مگر مشہور ہے۔ جس کو خدا رکھے۔ اس کو کون چکھے۔ صحیح تصوف کے نہ صرف یہ کہ مولانا شہیدؒ قائل ہی تھے بلکہ انہوں نے بڑے بڑے جلیل القدر صوفیاء کرام کی بڑی تعریف کی اور حقیقی تصوف اور سچے صوفیوں کی تعریف میں ضخیم کتاب بھی تصنیف فرمائی۔ جس کا نام حقیقت تصوف ہے (اس کا تذکرہ مرزا حیرت دہلویؒ نے حیات طیبہ ص ۱۱۶ طبع ادارۂ ترجمان السنۃ میں کیا ہے) اور خود حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے ہاتھ بیعت ہوئے جو اسی سلسلۂ تصوف کی ایک کڑی ہے۔

سکھوں کے خلاف جہاد کا جذبہ

سکھوں کا بانی بابا گورو نانک جو تقریب ۱۴۶۹ء میں قصبہ تلونڈی میں (جس کو اب ننکانہ کہتے ہیں) پیدا ہوا مولانا شہیدؒ کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کا پنجاب میں بڑا زور تھا، رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور مختلف جگہوں سے سکھوں کی مسلمانوں پر زیادتیوں (مثلاً اذان بند کر دینا، مسجدوں کو مسمار کر دینا، مسجد کو مسٹ گڑھ کہنا مسلمان عورتوں کی آبرو سے کھیلنا وغیرہ وغیرہ) کی افواہیں اور خبریں دہلی میں پہنچتی رہتی تھیں۔ ان خبروں کی تصدیق کے لئے خود مولانا شہیدؒ تن تنہا انبالہ پھر وہاں سے امرتسر پہنچے مسلمانوں کی حالت ہی دگرگوں تھی۔ بے شمار کلمہ گو پیروں اور شہیدوں کی نماز پڑھتے تھے۔ پیر غیب کے نام پر روزے رکھتے تھے۔ حضرت سید احمد کبیرؒ کو اپنا نجات دہندہ مانتے تھے۔ حضرت شیخ فریدؒ کو مشکل کشا مانتے تھے۔ ان ہی بدعقیدگیوں اور بدعملیوں کی نحوست یہ ہوئی کہ امرتسر کی دس بارہ مسجدیں سکھوں کے قبضہ میں تھیں۔ بعض میں گھوڑے باندھتے اور بعض کو انہوں نے اپنا دفتر بنا رکھا تھا (معاذ اللہ تعالیٰ) اور سکھوں نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ کوئی شخص بلند آواز سے اذان نہ کہے اور بعض جگہ مسلمانوں کو مجبور کیا جاتا کہ بکرا ذبح کرتے وقت بجائے اللہ اکبر کے گورو نانک کا نام لیں (معاذ اللہ تعالیٰ) مسلمانوں کو یہ جرأت ہی نہیں ہوتی تھی کہ شکستہ مسجد کی مرمت کر سکیں یا نئی مسجد بنا سکیں۔ سر دربار سکھ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ نفسی و روحی) کو توہین آمیز الفاظ سے یاد کرتے تھے اور مسلمانوں کو موسلا کہتے تھے۔ سکھوں کے بچے مسلمانوں کو دیکھتے ہی سور دا بچہ کہتے تھے۔ ایک موقع پر ملتان کے کچھ مظلوم مسلمان رنجیت سنگھ کے پاس اپنے ظالم حاکم کی شکایت لیکر پہنچے تو بجائے ان کی داد رسی کے گدھے کے بول سے ان کی ڈاڑھیاں منڈوا کر اور سارا سامان چھین کر ان کو دربار سے نکال دیا۔ یہ بیچارے روتے ہوئے امرتسر پہنچے تو وہاں شیر سنگھ نامی سکھ نے ان مظلوموں کی عورتیں چھین کر انہیں شہر بدر کر دیا۔ اکثر مسجدوں میں سور کتے گھوڑے اور بیل وغیرہ باندھے جاتے تھے۔ کوئی مسلمان گلے میں قرآن کریم نہ لٹکا سکتا تھا۔ اگر کوئی ناواقف ایسا کرتا تو وہ قید خانہ میں بھیج دیا جاتا تھا اور قرآن کریم کو زبردستی لے کر آگ میں ڈال دیا جاتا تھا (العیاذ باللہ تعالیٰ) الغرض پورا پنجاب سکھا شاہی میں مبتلا تھا، اور سکھوں کی چیرہ دستی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ بعض شہروں میں آٹھ آٹھ دس دس قرآن کریم روزانہ جلا دیئے جاتے اور غریب مسلمانوں اور مزارعین پر یہ ظلم و ستم ہوتا کہ من مانے طریقہ پر ان کو محصول دینا پڑتا ورنہ ان کی بیویاں اور بچے بر سر عام بازار میں نیلام کر دیئے جاتے یہ سارے واقعات مولانا شہیدؒ نے امرتسر وغیرہ میں بچشم نم خود دیکھے اور موثق ذرائع سے سنے۔

اسی قسم کے مظالم صوبہ سرحد میں بھی سکھوں نے جاری رکھے۔ چنانچہ یوسف زئی قبیلہ کے ایک پٹھان نے امرتسر میں مولانا شہیدؒ سے یہ ماجرا بیان کیا کہ ہماری بدبختی سے ہم آپس میں لڑ رہے تھے کہ سکھوں نے ہم پر حملہ کر کے ہماری عورتوں، نابالغ بچوں، بیمار مردوں کو بے رحمی سے قتل کر دیا اور زندہ آگ میں جلا دیا اور ہماری مسجدوں میں سور ذبح کئے۔ اس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ پشاور جائیں تو یہ ساری کیفیت میں آپ کو بتا دوں۔ اس کی معیت میں مولانا شہیدؒ امرتسر سے لاہور آئے اور ایک سرائے میں ٹھہرے۔ لیکن آگے نہ جا سکے۔ یہاں امرتسر سے بھی زیادہ مظالم سکھوں کے انہوں نے دیکھے اور وہاں جہالت اور پیر پرستی کا یہ عالم دیکھا کہ پیر پرست لوگ نمازوں میں بجائے اللہ اکبر کے یا غوث اغثنی کہتے تھے پنجاب سے رنجیت سنگھ کے زمانہ میں تقریباً ۳۵ فیصدی مسلمان بھاگ کر انگریز کی عملداری میں چلے گئے تھے۔ رنجیت سنگھ اور دوسرے سکھوں کے گھروں میں کھلم کھلا مسلمان عورتیں تھیں۔ لاہور کی شاہی مسجد کے حجروں میں سکھوں کا اصطبل تھا۔ وضو کرنے کے حوض میں گھوڑوں کی لید ڈالی جاتی تھی۔ اذان و گاؤکشی بند تھی (معاذ اللہ تعالیٰ) ان افسوسناک اور سنگین واقعات کا حضرت مولانا شہیدؒ پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے دل میں عزم مصمم کر لیا کہ ان وحشی سکھوں سے ضرور

انتقام لینا چاہیئے تاکہ اسلام اور اہل اسلام کی سربلندی اور عظمت ظاہر ہو۔ یہ یاد رہے کہ دہلی سے لاہور کا یہ سارا سفر مولانا شہیدؒ نے باپیادہ کیا اور قصبہ قصبہ گاؤں گاؤں پھیر کر خود نہایت احتیاط سے حالات کا جائزہ لیا اور سکھوں کے بعض قلعوں کے نقشے بھی لئے اور اس سفر میں پنجابی بولنے پر بھی خوب قدرت حاصل کر لی اور مسلمانوں کی اصلاح میں بھی دن رات منہمک رہے اور سب حالات کا جائزہ لیکر واپس دہلی تشریف لے گئے۔

مخلص رفقاء کی تلاش

حضرت مولانا شہیدؒ ایسے مخلص رفقاء کی جستجو میں تھے جو سکھوں کے خلاف جہاد میں ان کا کلی تعاون اور نصرت کریں مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ (المتوفی ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ شہب اؒ) جیسے جاں نثار اور مصلح پیر مرحمت فرمائے۔ جن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ ہندو مسلمان ہوئے اور لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ان کے علاوہ لاکھوں افراد نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ گو ظاہری علوم میں زیادہ دسترس نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ سے صرف قرآن و حدیث اور تفسیر کی مختصر تعلیم حاصل کی تھی مگر روحانی جلووں نے ان کے دل کو منور کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت مولانا شہیدؒ جیسے متبحر اور بے بدل عالم ان پر فریفتہ ہو کر ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے جید عالم حضرت مولانا عبدالحی صاحب بڑھانویؒ (المتوفی ۸ شعبان ۱۲۴۳ھ بمقام خہر سرحد) جیسے نڈر، جری اور دلیر مجاہد ان کو عطا فرمائے، حضرت مولانا شہیدؒ ان جیسے متعدد دیگر مخلص ساتھیوں کے ہمراہ ۱۲۴۱ھ میں براستہ راجپوتانہ، مارواڑ، سندھ، حیدرآباد، شکارپور بلوچستان، قندھار، کابل پہنچے (کیونکہ براستہ پنجاب سرحد پہنچنا سکھا شاہی کی وجہ سے مشکل اور خلاف مصلحت تھا) وہاں ایک بہت بڑے جید عالم اور پیر حضرت ملا محمد صاحبؒ کو جن کے لاکھوں مرید، شاگرد اور عقیدتمند تھے جہاد کے لئے تیار کیا اور ان کی دعائیں اور معونت اور نصرت لیکر پشاور کا رخ کیا اور ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ کو بمقام خویشگی سکھوں سے جہاد ہوا۔ ظاہری تناسب کچھ بھی نہ تھا صرف اعلاء کلمۃ الحق، شوقِ جہاد اور جذبۂ شہادت ہی اس کا باعث ہوا۔ نوسو کے قریب مجاہدین اسلام تھے اور اپنے سے دس گنا حریف کے مقابلہ میں نکلے اور نبرد آزما ہوئے۔ اس معرکہ میں سات سو دشمن مارے گئے۔ اور صرف سینتیس ۳۷ مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد موضع سید و لبستی میں مقابلہ ہوا جس میں بدھ سنگھ (برادر عم زاد رنجیت سنگھ) کی فوج کے دو ہزار سے زائد سکھ جہنم رسید ہوئے۔ پھر ان مجاہدین اسلام نے حضرو کے مقام پر سکھوں کے خلاف شب خون مارا جس میں بہت سا سامان غنیمت مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ اس کے بعد میدان سیدو میں سکھوں سے مقابلہ ہوا۔ مگر شیعہ مذہب کے دو سرداروں ندا محمد اور ولی محمد نے حضرت سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے باوجود ان سے غداری کی اور کھانے میں زہر ہلاہل دے دیا۔ آٹھ دن تک حضرت سید صاحب بیہوش رہے اور اس مکاری کی وجہ سے مجاہدین کی توجہ لڑائی سے ہٹا کر اپنے امیر لشکر کی عزیز زندگی کی طرف لگا دی، اور یہ معرکہ بھی ناکام کر دیا۔ اسی موقع پر ایک اور شیعی سردار یار محمد نے یہ غداری کی کہ باوجود بیعت کرنے کے اپنے لنگڑے ہاتھی کے مہاوت کو تلقین کی کہ کسی طرح حضرت سید صاحبؒ کو ہلاک کر دے۔ گو حضرت سید صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ لیکن مسلمانوں کو اس معرکہ میں سخت جانی نقصان پہنچا۔ یہاں سے ناکامی کے بعد حضرت سید صاحبؒ کے حکم اور سردار حبیب اللہ خان گڑھی (ضلع ہزارہ) کی استدعا پر ان کے لڑکے کو سکھوں کی قید سے چھڑانے کے لئے حضرت مولانا شہیدؒ مجاہدین اسلام کی مختصر سی جماعت کو ساتھ لیکر علاقہ بالائی پکھلی ڈمگلہ پہنچے مٹھی بھر مجاہدین کا سردار ہری سنگھ نلوہ کے فوجی افسر سردار پھول سنگھ کی چار ہزار سے زیادہ مسلح اور آزمودہ کار فوج سے مقابلہ ہوا۔ لیکن ان مجاہدین اسلام نے ان کے چھکے چھڑا دیئے۔ باطل کی اس فوج نے مجاہدین اسلام کے سروں کو جھکانے کی بے حد کوشش کی۔ مگر وہ باطل کے سامنے کب دبنے والے تھے۔ ان میں سے ہر ایک بزبان حال یہ کہتا تھا ؎

ستمگروں کے ستم کے آگے نہ سر جھکا ہے نہ جھک سکیگا
شعارِ صادق پہ ہم ہیں نازاں جو کہہ رہے ہیں وہی کرینگے

اس موقع پر صرف سات مسلمان شہید اور گیارہ زخمی ہوئے اور تین سو سکھ مارے گئے اور پانچسو زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد گڑھی شنکاری سے نصف میل کے قریب جہاد ہوا۔ اس میں دو سکھوں کو بنفس نفیس حضرت مولانا شہیدؒ نے جہنم رسید کیا۔ تیسرے سکھ کی گولی سے مولانا شہیدؒ کے ہاتھ کی انگلی اڑ گئی۔ مگر اس درد و کرب میں بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر اللہ اکبر کہہ کر سکھوں سے برسرپیکار ہوئے۔ نتیجہ میں سکھوں کے قدم اکھڑ گئے اور بفضلہ تعالیٰ یہ میدان بھی مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ اور سردار حبیب اللہ خانؒ کے لڑکے کو سکھوں سے نجات ملی۔ اس کے بعد مولانا شہیدؒ اور حضرت سید شہیدؒ دونوں کی قیادت میں دریائے لنڈھ کے پار اتمان زئی میں جہاد ہوا۔ بارہ تیرہ سو کے قریب مجاہدین اسلام تھے اور مقابلہ میں چار ہزار رنجیت سنگھ کی فوج تھی۔ مگر غضب یہ ہے کہ ان میں زیادہ تر درانی مسلمان تھے جو لالچ میں آ کر مسلمانوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا شہیدؒ نے بڑی بہادری سے کام لیکر شب خون مارا اور دشمن کے کمانڈر کی خود اپنے ہاتھ سے گردن اڑا دی اور اس حکمت عملی سے حملہ کیا کہ چار سو سے زیادہ لاشیں دشمن میدان میں چھوڑ کر بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولانا شہیدؒ کا ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا اور اپنے مجاہدوں کو مولانا شہیدؒ نے یہ حکم دیا کہ چونکہ درانی مسلمان ہیں اس لئے جب تک ان میں کوئی شخص تمہارے مقابلہ میں ہتھیار نہ اٹھائے تم اسے کچھ نہ کہنا اور اگر ان میں کوئی گرفتار ہو جائے تو جو کھانا تم خود کھاتے ہو اسے بھی کھلاؤ اور جو لباس خود پہنتے ہو اسے بھی پہناؤ، کیونکہ وہ بھی تمہارے مسلمان بھائی ہیں۔ حضرت مولانا شہیدؒ کے اس اعلان اور حسن معاملہ سے آگاہ ہو کر دو ہزار کے قریب سرداروں نے صدق دل سے بدعات سے تائب ہو کر احکام قرآنی پر عمل کرنے کا تحریری عہد کیا۔ ان لوگوں نے مولانا شہیدؒ اور آپ کے غریب الوطن مجاہدین کی بڑی مالی امداد کی۔ انہوں نے یہ التزام بھی کیا کہ اپنی کمائی کا آٹھواں حصہ مجاہدین کو دینگے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان سرداروں کی وجہ سے عوام پر بھی اچھا اثر پڑا کہ وہ بھی توحید و سنت کے شیدائی بن گئے

اس جہاد میں بعض درانی مسلمانوں نے تو مقابلہ کیا۔ لیکن ایک وفادار ہندو نے جو مولانا شہیدؒ پر فریفتہ تھا جس کا نام راجہ رام (قوم راجپوت باشندہ بیسواڑہ) تھا اس نے مولانا شہیدؒ کا ساتھ دیا اور بڑی پھرتی سے دشمن پر توپ سے گولہ باری کرتا رہا کہ دشمن کو قدم سنبھالنے مشکل ہو گئے۔ بعدہٗ بمقام پنجتار جہاد ہوا، تقریباً ۱۰ ہزار فوج سکھوں کی تھی۔ جس کی کمان رنجیت سنگھ کی طرف سے فرانسیسی جنرل اسوا نشورا کر رہا تھا۔ لیکن اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت مجاہدین اسلام کو دی اور یہ جنرل جو لاہور سے یہ عزم لیکر آیا تھا کہ میں سید احمد اور اسمٰعیل کو زندہ گرفتار کر کے رنجیت سنگھ کے دربار میں لاؤں گا شکست فاش کھا کر بے نیل و مرام لاہور واپس چلا گیا۔ اس کے بعد مجاہدین اسلام نے ایک غدار مسلمان خادیخاں کے قلعہ ہنڈ پر حملہ کر کے ان غداروں کے خاتمہ کے بعد قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ حاکم پشاور سلطان محمد خاں نے سکھوں کے اکسانے پر مجاہدوں کے مقابلہ کے لئے پانچ ہزار کی فوج ایک انگریز افسر کیول صاحب کو دے کر روانہ کیا۔ مولانا شہیدؒ کے ساتھ صرف ساٹھ آدمی تھے۔ ظاہر بات ہے کہ ساٹھ آدمیوں کا مقابلہ پانچ ہزار سے کیا معنی رکھتا ہے؟ اس لئے مجبوراً صلح کی گئی کہ ان کے ساتھیوں سے کوئی تعرض نہ ہوگا۔ انگریز افسر نے صلحنامہ پر دستخط کر دیئے۔ مگر سلطان محمد خاں نے غداری کی اور ان کو قید کر کے پشاور پہنچا دیا۔ اس کی اس غداری پر شرمسار ہو کر انگریز افسر اس کی ملازمت سے مستعفی ہو گیا۔ ان بیچاروں کو قلعہ میں بند کر دیا گیا۔ ایک دن سلطان محمد خاں نے مولانا شہیدؒ کو سامنے لا کر پوچھا جانتے ہو اب تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ انہوں نے بے باکانہ جواب دیا تیری شقاوت قلبی اور بے ایمانی سے یہی توقع ہے کہ ہمیں جام شہادت نصیب ہوگا جس کے ہم مدت سے متلاشی ہیں۔ اور بڑے شوق سے اس کا انتظار کرتے ہیں۔ بقول شخصے ؎

اتنا پیغام درد سے کہنا
جب صبا کوئے یار سے گذرے
کون سی رات آپ آئیں گے
دن بہت انتظار میں گذرے

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

ثقافت کے نام پر فحاشی

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قرارداد اور تقریر

قومی اسمبلی کے موجودہ سیشن میں ۲۹ نومبر بروز جمعرات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک جمعیۃ علماء اسلام کی وہ قرارداد ۹ منٹ تک زیر بحث رہنے کے بعد دوسرے غیر سرکاری دن تک بحث کے لئے ملتوی ہوئی جو آپ نے ثقافت کے نام پر فحاشی پھیلانے والی سرگرمیوں پر پابندی کے بارہ میں دیا۔ قرارداد کا متن اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ کی قومی اسمبلی میں کی گئی تقریر درج ذیل ہے۔

قرارداد "اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں ثقافت اور کلچر کے نام سے ہونے والی تمام ایسی سرگرمیوں (ڈانس ناچ گانا وغیرہ) پر پابندی لگائی جائے جس سے معاشرہ میں اخلاقی برائیاں فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہو۔ نیز رقص وسرود کرنے والے ثقافتی طائفوں کا بیرون ملک سے تبادلہ بند کر دیا جائے"۔

قرارداد کے جواز پر بحث

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کے قرارداد پیش کرنے کے بعد محترم وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قرارداد کی پرزور مخالفت کی اور کہا کہ آئین کے راہنما اصولوں میں ایسے امور کے بتدریج انسداد کا ذکر ہے۔ اور آئین کی بعض اسلامی دفعات کا سہارا لیتے ہوئے ایسی کسی قرارداد کو وقت کا ضیاع قرار دیتے ہوئے اسے زیر بحث لانے کی مخالفت کی۔

محرک قرارداد مولانا عبدالحق مدظلہ نے اس کے جواب میں اٹھ کر کہا کہ آئین کے راہنما اصولوں کا نفاذ یا تعمیل حکومت پر لازمی نہیں۔ وہ محض راہنما اصول ہیں جن کا حکومت پر نفاذ ضروری نہیں۔ ہر جگہ اس کا سہارا لینا ہر بات سے محض پیچھا چھڑانا ہے۔ جب پارلیمنٹ اسی آئین کے تقاضا کے لئے قوانین بناتی ہے اور یہ آئین کی توہین نہیں بلکہ قوانین کو آئین کی تشریح سمجھ کر ایسا کیا جاتا ہے تو یہ قرارداد بھی تو راہنما اصولوں پر عمل کرنے کی دعوت ہے۔ نیز ہمارا مقصد قرارداد سے پارلیمنٹ کی خواہشات اور قوم کے جذبات کو پیش کرنا ہے۔ اور یہ کہ اب پالیسی کے راہنما اصولوں کو قانون بنا کر اسلامی تقاضوں کو عملی شکل دی جائے۔ سپیکر صاحب نے کہا کہ وزیر قانون کا مطلب یہ ہے کہ ایسے اصولوں کے ہوتے ہوئے ریزولیوشن پر بحث وقت ضائع کرنا ہے۔

مولانا نے کہا کہ نہیں۔ قرارداد ایک کاغذی چیز کو عمل میں لانے کا مطالبہ ہے۔ اور شاید جو مخالف ہیں۔ بحث کے نتیجہ میں وہ بھی موافق ہو جائیں۔ مولانا نے کہا کہ آج وزیر صاحب بل لانے کا کہتے ہیں۔ اگر وہ آج قرارداد پیش کرنے کے مخالف ہیں تو کل بل کی اجازت کس طرح دیں گے۔ مفتی محمود صاحب اور پروفیسر غفور صاحب وغیرہ نے بھی اس مرحلہ پر سپیکر کی توجہ اس طرف دلائی کہ قرارداد جب ایک دفعہ پیش ہو کر ایوان کی ملکیت بن چکی ہے تو وزیر قانون اس کے زیر بحث لانے کی مخالفت کس طرح کر سکتے ہیں سپیکر صاحب نے کہا کہ نہیں۔ بحث تو اب لازماً ہوگی اور پہلے محرک قرارداد کو نصف گھنٹہ اس پر بولنے کا جو ان کا قانونی حق ہے۔ موقع دیا جائے گا۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے اس مرحلہ پر سپیکر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وزیر تعلیم تو اسے ڈس الاؤڈ کرانے کی کوشش میں تھے۔ آپ نے کرم فرمایا کہ اجازت دی، انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا کا قرارداد بالکل بروقت ہے اور اسمبلی کے ہر ممبر کو اس پر اپنے جذبات ظاہر کرنے کی اجازت ہے تاکہ قوم کو معلوم ہو سکے کہ کون کون سے ارکان ڈانس کے شوقین ہیں اور کون کون سے مخالف، اور قوم کو کون کن راستوں پر ڈالنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد سپیکر کی اجازت پر محرک قرارداد نے اپنی قرارداد کی تشریح میں حسب ذیل تقریر فرمائی

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ

محترم سپیکر صاحب!

سب سے پہلے ایک بات عرض کرنی ہے کہ ہم سب کے سیاسی نظریات الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ مگر بحیثیت مسلمان کے ہم سب ایک ہیں۔ ارشاد ہے۔ انما المومنون اخوة (سب مسلمان بھائی بھائی ہیں)، تو آج غیر سرکاری قراردادوں کا دن ہے۔ اس لئے میری اس قرارداد پر بحیثیت جماعت کے نہیں اور نہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار کے نقطہ نظر سے بلکہ خالص اسلامی نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب بحمد اللہ عزوجل یہاں مسلمان جمع ہیں۔ جنہوں نے ہمیں ووٹ دے کر منتخب کیا۔ انہوں نے بھی مسلمان جان کر اسلام ہی کی خاطر یہاں بھیجا ہے۔ اور مسلمان کو اسلام یا کسی اسلامی مسئلہ کے بارے میں جس رویہ کا پابند بنایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة (الایة) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول ایک حکم دے دے تو کسی مسلمان مرد یا عورت کو پس و پیش کرنے کا اختیار نہیں۔ نہ اسے ووٹ دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے کہ وہ چاہے اسے منظور کرتا ہے یا نہیں۔ جب خدا اور خدا کا رسول کوئی حکم دے دے تو کسی کو اس طرح کا اختیار ہی نہیں سوائے تسلیم وانقیاد (اور اطاعت کے) تو ہمارے ارکان اسمبلی مرد ہوں یا عورتیں، ان میں بدعملی اور عملی کوتاہی تو ہو سکتی ہے مگر بدعقیدگی مسلمانی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، اور بحمد اللہ کہ امت کی اکثریت اب بھی بدعقیدہ نہیں، تو بنیادی مسئلہ تو یہ ہے کہ اللہ کے ہر حکم کے آگے بلاچون وچرا سر تسلیم خم کریں۔ اگر وہ حکم دے کہ آگ میں کود و، تو ہم کود پڑیں۔ اگر سمندر میں کودنے کا حکم ہو، تو ہم بلا پس وپیش تعمیل کریں۔ دیکھئے آج بھی موجودہ فوجی قانون میں یہی طریقہ ہے کہ اگر کسی فوج کا کمانڈر حکم دے کہ آگ میں کود و، تو سپاہیوں پر کودنا لازمی ہو جاتا ہے۔ اس کے حکم پر ہتھیار تک ڈال دیئے جاتے ہیں (جیسا کہ مشرقی پاکستان میں کیا گیا) تو فوج کا کام ہے کمانڈر کے احکام کی تعمیل کرنا۔ .... تو جب ہم نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دیا تو اب خدا اور رسول کے ہر ہر حکم پر آمنا وصدقنا کہنا لازمی ہوگا۔ تو مجھے آپ سے بحیثیت پارٹی کے رکن نے نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے اور ادنیٰ خادم ہونے کے کچھ عرض کرنا ہے اور اسلام صرف میرا نہیں۔ سب کا دین ہے۔

تو یہ جو قرارداد فحش ثقافتی سرگرمیوں کے بارہ میں میں نے پیش کی ہے اور یہ جو فحاشی وغیرہ ہمارے ملک میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ دینی لحاظ سے اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس کا کیا حکم ہے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله ویتخذها هزوا۔ یعنی بعض لوگ اسی میں لگے رہتے ہیں کہ دولت لٹا کر ڈوم، کنجر اور ناچ گانے والوں کو بلاتے ہیں ان سے لہو ولعب والی باتیں سنتے ہیں۔ گانا، ناچنا یہ سب لهو الحدیث ہے تاکہ کسی طرح طبیعت ان چیزوں سے خوش ہو جائے اور ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کہ لوگ خدا کا راستہ چھوڑ کر اپنی خواہشات میں بھٹک جائیں۔ ویتخذها هزوا۔ اور دین کا مذاق اڑایا جائے ایسے لوگوں کے بارہ میں آگے فرماتے ہیں۔ اولئك لهم عذاب مهین۔ ذلیل کرنے والے عذاب کا ذکر ہے اللہ ہم سب کو اس سے بچائے۔

آج بھی جس قیدی کی تذلیل کرنی ہو اسے سی کلاس میں رکھتے ہیں۔ اور اگر کسی معزز شخص کو سزا دی جائے تو اے کلاس میں رکھ دیتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے ذلت ناک عذاب ہوگا۔ تو اخلاقی نقطہ نظر سے جیسا کہ محترم وزیر قانون نے بھی ایک حد تک تسلیم کر لیا کہ ناچ گانوں سے سوائے بے حیائی اور جنسی انارکی کے اور کچھ

پیدا نہیں ہوتا۔

مفتی محمود صاحب، شاہ احمد نورانی صاحب اور دیگر ارکان حزب اختلاف نے مداخلت کی اور کہا کہ وزیر قانون نے ایسا نہیں کہا۔

مولانا عبدالحق مدظلہ نے اپنے مخصوص حکیمانہ انداز میں کہا کہ نہیں جناب میں نے تو ایسا ہی سنا ہے۔ ایک حد تک وہ تسلیم کرتے ہیں۔ مگر تعجب اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ خود وزیر قانون نے اٹھ کر سختی سے محرک قرارداد کی تردید کی اور کہا کہ مولانا میں نے کبھی نہیں کہا کہ ناچ گانے سے فحاشی پھیلتی ہے)

مولانا عبدالحق مدظلہ نے (تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا) تو بہرحال اخلاقی نقطہ نظر سے ہمیں ایسی تمام باتوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ وزیر صاحب موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ ہمیں موجودہ تہذیب کے ساتھ چلنا ہے۔ دوسری قومیں ان چیزوں کو اچھا جانتی ہیں تو ہم بھی ان کی موافقت کریں گے۔ تو اتنا عرض ہے کہ دیکھیئے ہم یورپ کی تقلید میں کہاں تک جا پہنچے؟ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ اچھائی جہاں کہیں تمہاری چیز ہے۔ اسے اپناؤ۔ اسے حاصل کرو تو اگر ہم یورپ کی اچھائیوں کو اپنائیں تو کوئی ہمیں نہیں روکتا یورپ والے ایٹم بم بناتے ہیں، جفاکشی کرتے ہیں سخت کھردرے کپڑے اور وردی پہنتے ہیں۔ صرف ایرکنڈیشنڈ میں نہیں پڑے رہتے۔ یورپ والے جھوٹ نہیں بولتے نہ پارلیمنٹ میں کوئی جھوٹ بولنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اگر کہیں ایسا ہو گیا۔ یا کسی نے غلط بیانی کی تو اسے مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ وہ قومی امور میں بدعہدی نہیں کرتے۔ اسلحہ اور جنگ کی دوڑ میں مصروف رہتے ہیں تو اگر ہم یورپ کی ان اچھائیوں کو لیں تو اچھی بات ہے مگر یہ تو نہیں کہ ان ساری اچھائیوں پر تھوکتے رہیں۔ مگر ان میں جتنی بے غیرتیاں اور خرابیاں ہیں۔ اسے گلے لگا لیں۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ ایک بھنگی ہے اور بھنگی بھی بحیثیت انسانیت کے احترام کے قابل ہے۔ میں اس کی تنقیص نہیں کرتا۔ صرف مثال دیتا ہے کہ بھنگی میں کئی باتیں اچھی ہوں مگر ایک شخص اس کی تمام اچھائیوں کو چھوڑ کر اس کی یہ ایک بات اپنائے کہ سارے جہان کی غلاظت اور گندگی لئے پھرے تو ہم نے بھی یورپ کے ساتھ ایسا کیا۔ تو اس کی برائیاں چھوڑ دو اور اچھائیاں اپنالو۔ اپنی تمدن و تہذیب اور طور طریقے مت چھوڑو۔ میرا طالب علمی کا زمانہ تھا۔ ہندوستان سے ایک وفد جس میں مولانا محمد علی جوہر جن کا انتقال وہیں ہوا۔ پھر بیت المقدس میں دفن ہوا۔ اس وفد میں گاندھی بھی گیا۔ ملکہ سے ملاقات کے لئے خاص لباس اور خصوصی آداب تھے۔ مگر گاندھی شاہی دربار میں حاضری کے وقت بھی اسی سادھوؤں کی شکل میں لنگوٹ باندھ کر جاتا ہے اور کہتا ہے۔ ملکہ معظمہ اگر گفتگو مجھ سے کرنا چاہتی ہے تو اسی لباس میں کرے جو میرا قومی لباس ہے۔ تو ہمیں یورپ کا ہر معاملہ میں اتباع نہیں کرنا چاہیئے انگریز کے دور میں بھی ہمارے ملک میں ایسے پختہ کردار کے لوگ تھے، جنہوں نے ترکی ٹوپی پہننی نہ چھوڑی۔ قومی لباس نہ چھوڑا اور اسی لباس میں وائسرائے تک سے ملتے۔ اور وائسرائے نے کسی کو اس لباس میں دیکھ کر کہا کہ اے دوست اس لباس میں تو جتنا بھلا لگتا ہے۔ انگریزی لباس میں اتنا نہیں لگ سکتا۔

بدقسمتی سے ہم نے ثقافت کو جو عربی لغت ہے اور اس کا مطلب کسی چیز کا ٹیڑھاپن درست کر دینا ہے۔ مگر ہم نے اخلاقی اور معاشرتی خرابی اور ٹیڑھاپن کو اور بڑھا دینے اور ترقی دینے اور ترقی دینے کا نام ثقافت رکھ دیا۔ صرف ناچ ڈانس گانے بجانے کو ہم نے یورپی تہذیب سمجھ لیا اور اسے ترقی کا نام دیا۔ کل میں نے یہاں کراچی میں ایک بہت بڑے جوئے خانے کے متعلق سوال کیا تھا۔ مگر جواب میں اس کے وجود سے انکار کیا گیا۔ مگر آج ہی مجھے معلوم ہوا کہ کراچی میں سراج الدولہ روڈ پر بھی ایک بہت بڑا جوا خانہ کروڑوں روپے سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے کہ بات ایسی ہو جیسے ہمارے محترم وزیر نے جواب دیا کہ نہیں ہے۔ مگر یہاں کراچی والے بھی موجود ہیں۔ اگر ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو بڑی شرم کی بات ہے۔ یورپ نے بہت سی اچھی باتیں ہم مسلمانوں سے ہی لیں۔ مگر ہم ان کی برائیوں ہی سے مرعوب ہوتے ہیں۔ پرسوں اخبار میں پڑھا تھا کہ لندن میں ایک شخص مادرزاد برہنہ رہنے کی تحریک لیکر نکلا ہے۔ اور کہا کہ ہم پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ تو کیا ہم بھی یورپ کی تقلید میں یہ کہیں کہ لندن میں ایسا ہو رہا ہے تو ہم بھی مادرزاد ننگے ہو جائیں۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں ہم جنسی اور اغلام بازی کو قانونی شکل دی تو کیا ہم بھی ایسا کریں؟

ہمارے ہاں تالابوں میں ننگے نہانا اور ناچنا کودنا آرٹ ہے اور ہمارے وزراء کو اس پر بہت افسوس ہے کہ ہم ایسی ترقی کیوں نہیں کر رہے۔ گویا کہ ایسے لوگوں کو یہ افسوس ہے کہ قوم کی ساری مائیں بہنیں کیوں ایسا نہیں کر رہیں۔ مگر کیا پوری قوم کو ایسے راستہ پر لگا دینا قوم کے ساتھ انصاف ہے۔

دیکھیئے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور فحاشی پھیلانے والوں کے بارہ میں ہے کہ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ اخبارات میں ایسی چیزیں پڑھ کر میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ لوگ ننگے ہیں بھوکے ہیں۔ فاقوں مر رہے ہیں۔ مگر ہم ریڈیو کو ترقی دینے اور رنگین ٹیلی ویژن بنانے کا مژدہ سناتے ہیں۔ جن پر کروڑوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ دولت بجائے ایسی باتوں کے قوم کی بنیادی ضروریات پر خرچ ہو، تو آج یہ حالت نہ ہو۔ میں کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتا۔ مگر ایسی فحش سرگرمیوں سے یہ توقع رکھنا کہ اس سے قوم کی حالت ٹھیک ہو جائے گی تو یہ فطرت سے مقابلہ ہے۔ دیکھیئے پانی کی خاصیت ہے کہ پیاس بجھائے۔ زہر کھانے کا نتیجہ زہر سے مر جانا ہے تو اس ناچ گانے کا لازمی نتیجہ اخلاقی تباہی کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ دودھ اور گوشت بلی کے سامنے رکھ دیں اور یہ توقع رکھیں کہ وہ اسے نہ کھائے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ مرد اور عورت مشترکہ ڈانس کریں تو نتائج ظاہر نہ ہوں گے یہ کب ممکن ہے؟

کہا جاتا ہے کہ ایک وائسرائے نے حیدرآباد کے نواب سے کہا کہ دیکھو تم بڑے تنگ نظر ہو۔ دیکھو میرے ساتھ میری میم بھی ہے۔ مگر تم اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لاتے۔ نواب حیدرآباد نے کہا کہ کل اس کا جواب دونگا دوسرے دن مجلس میں نواب صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر وائسرائے سے کہا کہ مجھے یہ قطعی یقین ہے کہ یہ دونوں میرے ہی بیٹے ہیں۔ کیونکہ شادی کے بعد میری بیوی پر کسی غیر مرد کا سایہ بھی نہیں پڑا ہوگا۔ مگر کیا آپ کو بھی اس طرح یقین حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک انگریز نے لکھا ہے کہ یورپ اور انگلینڈ میں سو فیصد عورتیں زنا میں مبتلا ہیں اور سب بچے حرامی ہیں سوائے ملکہ وکٹوریہ اور سوائے میری والدہ کے۔ آگے لکھتا ہے کہ ان دو عورتوں کی استثناء بھی اس وجہ سے کرتا ہوں کہ ملکہ تو حاکم ہے۔ ڈر کی وجہ سے اس کا استثناء کرتا ہوں۔ دوسری عورت میری والدہ ہے اگر اس کا استثناء نہ کروں تو میں بھی حرامی اولاد ہو جاؤنگا ورنہ ان کا حال بھی مجھے معلوم نہیں۔

تو جس طرح آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے۔ اس طرح فحاشی کے ساتھ اخلاقی عفت اور پاکیزگی جمع نہیں ہو سکتی۔

محترم سپیکر صاحب! ہمیں کافروں کو دیکھ کر ایسی باتیں نہیں اپنانی چاہیئیں۔ کافر کے ساتھ دنیا میں اللہ کا معاملہ اور طرح ہے۔ اس کو برائی پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ مہلت دیتا ہے۔ سو سو برس، دو دو سو برس کی مہلت۔ مگر مسلمانوں کو اللہ جل جلالہ اتنی لمبی مہلت نہیں دیتا۔ سال دس سال مہلت دے بھی دے مگر بالآخر جلد ہی ایسے لوگوں کو مٹا دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے (لھم عذاب مھین) کی سزا سنائی گئی ہے۔ آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں۔ بحیثیت ایک ادنیٰ خادم اسلام کے یہ میرا فرض تھا۔ اس لئے یہ قرارداد میں نے پیش کی۔ ہمیں کبھی بھی جائز کو ناجائز نہیں کہنا چاہیئے۔ اور شاید آپ حضرات کا ایمان مجھ سے بھی پختہ ہو عقیدہ کے لحاظ سے تو ہمیں متفقہ طور پر اس قرارداد کے ذریعے اپنے جذبات اور پوری قوم کے جذبات صدر، وزیراعظم اور وفاقی وزراء تک پہنچانے چاہیئیں (وزیر قانون کی تقریر کو اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا) اگر آپ کہتے کہ اس بارہ میں مجھے بل پیش کر دینا چاہیئے۔ اور آپ کل کو بل منظور کرتے ہیں اور قانونی شکل دینے کے مدعی ہیں تو آج اسی قرارداد پر ابتداءً اور بسم اللہ کیجیئے اور اس قرارداد کو منظور فرمائیں۔ کل کو بل کی شکل میں جب پیش ہوگا تو اس کی منظوری آسان طریقہ سے ہوگی۔

قائد جمعیۃ کا دورہ لاہور ڈویژن

(رپورٹ :۔۔۔۔ حماد سواتی)

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب یکم دسمبر کو لاہور ڈویژن کے تین روزہ دورے پر تشریف لائے۔ اس روز آپ ظہر کے بعد گوجرانوالہ پہنچے اور حضرت مولانا عبدالواحد صاحب سے ملاقات کے بعد ڈسکہ روانہ ہو گئے۔ رات کو دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کی وسیع گراؤنڈ میں مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جمعیۃ سیالکوٹ کے امیر پیر محمد بشیر صاحب نے کی۔ ضلعی نائب امیر مولانا محمد فیروز خاں نے قائد جمعیۃ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور الحاج سید امین گیلانی نے تازہ کلام سے حاضرین کو گرمایا۔ اس کے بعد قائد محترم نے مفصل خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد ضلعی جمعیۃ کے عہدیداروں سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات فرمایا۔

۲ دسمبر کو صبح دس بجے گوجرانوالہ تشریف لائے۔ جامع مسجد شیرانوالہ باغ کے قریب جماعتی کارکن شیخ محمد نسیم صاحب کی قیامگاہ پر کارکنوں کا عظیم اجتماع موجود تھا۔ احباب ضلع کے دور دراز علاقوں سے قائد جمعیۃ کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب نے کی۔ الحاج سید امین گیلانی صاحب نے کلام پیش کیا، اور مفتی اعظم نے ملکی حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد لاہور میں صوبائی اسمبلی کے ضمنی الیکشن کے سلسلہ میں متحدہ جمہوری محاذ کے انتخابی جلسہ میں شرکت کے لئے سوڈیوال لاہور تشریف لائے اور ایک عظیم جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز سے قبل گکھڑ پہنچے۔ جمعیۃ کے ممتاز کارکن جناب ملک عبدالقیوم اختر صاحب نے اپنی قیامگاہ پر کارکنوں کے خطاب کا اہتمام کر رکھا تھا، مگر ہجوم کی زیادتی کے باعث فوری طور پر خطاب کا پروگرام جامع مسجد میں رکھ لیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد جامع مسجد میں مفتی اعظم نے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد ملک اختر صاحب کی رہائش گاہ پر کھانا کھایا اور بعد ازاں مقامی نامہ نگاروں سے گفتگو فرمائی۔ رات مقامی جمعیۃ کے امیر صوفی نذیر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر آرام کیا اور ۳ دسمبر کی صبح کو اسلام آباد روانہ ہو گئے۔ اس دورہ میں مدیر ترجمان اسلام کے علاوہ حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ مختلف اجتماعات و تقریبات میں خطاب کے دوران مفتی اعظم نے ملکی مسائل و حالات پر مفصل روشنی ڈالی۔ اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- حکومت اگر اپنے بنائے ہوئے آئین پر بھی عمل نہیں کر سکتی تو اسے برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں اُسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔
- پیپلز پارٹی کے دو سالہ دورِ حکومت میں جو مظالم ہوئے ہیں ان کے مقابلہ میں ۲۵ سال کے مظالم بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔
- ہماری خارجہ پالیسی ناکام ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم ایک طرف کہتے ہیں کہ عربوں کی جنگ ہماری جنگ ہے مگر اسی سانس میں یہ بھی کہہ جاتے ہیں کہ ہم اس جنگ میں غیر جانبدار ہیں۔
- خالی امداد کے نعروں سے کچھ نہیں بنتا۔ ہمیں عرب بھائیوں کی مسلح امداد کرنی چاہیئے تھی۔
- بھٹو صاحب نے مری مذاکرات میں ہمارے ساتھ جو وعدے کئے تھے۔ جب تک ان کو پورا نہیں کیا جاتا، ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کرینگے۔
- ہمارے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہم ملک کو توڑ دینگے لیکن جن لوگوں نے ملک کو توڑ دیا ہے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔
- یحییٰ خاں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے، اور حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ گواہوں کے بیانات سمیت شائع کی جائے تاکہ قوم کو ملک کے قاتل کا پتہ چل سکے
- اگر موجودہ حکومت یحییٰ خاں پر مقدمہ نہیں چلاتی تو قوم یہ سمجھیں گے کہ سقوط ڈھاکہ کی سازش میں یہ بھی شریک ہے،
- موجودہ حکمرانوں نے آئین و قانون کی مٹی پلید کر دی ہے بھٹو نے ہمارے سامنے اعتراف کیا کہ بلوچستان میں تمہاری اکثریت کو میں نہیں توڑ سکا مگر اس کے باوجود وہاں اقلیتی حکومت مسلط رکھی جا رہی ہے۔ لیاقت باغ راولپنڈی میں ہمارے جلسہ میں ہزاروں گولیاں برسائی گئیں، کتنے لوگ شہید ہو گئے۔ مگر ابھی تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا نہ مقدمہ چلایا گیا۔ گوجرانوالہ اور وزیر آباد ریلوے سٹیشنوں پر ہمارے اوپر گولیاں برسائی گئیں اور دستی بم پھینکے گئے۔ مگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی
- پاکستان میں ایک شخص کی مرضی آئین اور اس کا اشارہ قانون بن چکا ہے۔
- بلوچستان کو ملک سے الگ کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ مگر اب یہ سازش کامیاب نہیں ہو گی۔ کیونکہ مشرقی پاکستان میں فوجی ایکشن کے حق میں مغربی پاکستان کے عوام کو غلط پروپیگنڈا کے ذریعہ ہموار کر لیا گیا تھا جبکہ بلوچستان میں فوجی ایکشن کے بارے میں پنجاب کے عوام دھوکے کا شکار نہیں ہوئے۔
- متحدہ جمہوری محاذ کے کارکنوں نے گرفتاریاں پیش کر کے بلوچستان اور سرحد کے عوام کو یقین دلا دیا ہے کہ ان کی جد و جہد میں پنجاب ان کے ساتھ ہے
- پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے والی قوت آج بھی زندہ و متحرک ہے اور باقی ماندہ پاکستان کی سالمیت کے درپے ہے۔ مگر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اب پاکستان کی سلامتی کی طرف اٹھنے والا ہاتھ توڑ دیا جائے گا
- مجھ پر یہ جھوٹا الزام لگایا گیا کہ میں نے وزارت اعلٰی کے دوران شیعہ فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مرکز سے سفارش کی ہے۔ حالانکہ میں مفتی کی حیثیت سے بھی ایسا نہیں کہہ سکتا۔
- وزارت اعلیٰ سے استعفٰی کے بعد بھٹو صاحب نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں دوبارہ وزارت بناؤں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اب تک آپ کو حکومت کس نے کرنے دی ہے۔ اب آپ حکومت بنائیں اور جو مرضی ہو کریں میں نے جواب دیا کہ میں "جو مرضی ہے کرو" کی حکومت نہیں کر سکتا۔
- حکومت کہتی ہے کہ ہم نے ۴ ارب روپے کا زرمبادلہ کمایا، میں کہتا ہوں کہ گھر کی چیزیں بیچ کر زرمبادلہ کمانا کوئی کمال نہیں۔ زرمبادلہ تو اس چیز سے کمایا جاتا ہے جو ملک کی ضرورت سے زیادہ ہو۔ مگر تم نے چاول، چینی حتٰی کہ پیاز تک بیچ دیا اور زرمبادلہ کمانے کے لالچ میں اپنے عوام کو بھوک کا شکار کر دیا۔
- میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی تحریک میں قربانیاں دینے والے راہنماؤں اور کارکنوں کو سلام پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ہر قسم کے تشدد اور بہیمانہ غیر انسانی سلوک برداشت کر کے ملکی سالمیت کے تحفظ، جمہوری اقدار کی بحالی اور آمریت کے خاتمہ کے لئے قربانیاں دیں
- پاکستان ہمارا گھر ہے۔ یہ کسی کی جاگیر نہیں۔ نہ کوئی اس کا ہم سے زیادہ وفادار ہے۔ ہم نے ملک کو بچانے کے لئے پہلے بھی جدوجہد کی ہے اور آیندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔
- صحافت اتنی کبھی پابند نہیں تھی، جتنی آج ہے صحافیوں کو سچ بات لکھنے پر مصائب برداشت کرنا پڑ رہے ہیں آزادی کا قلم توڑ دیا گیا ہے اور اپوزیشن کی آواز کو دبانے کے لئے غیر جانبدار اخبارات و رسائل کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔
- بھٹو صاحب کہتے ہیں پاکستان کی بہ نسبت دوسرے ملکوں میں مہنگائی زیادہ ہے۔ میں کہتا ہوں افغانستان ایک غریب ملک ہے۔ لیکن اس کا سیب ہمارے پیاز سے اور اس کا انگور ہمارے آلو سے سستا ہے
- آئین میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ ہم نے رکھوائی ہے اسلامی دفعات ہم نے آئین میں درج کرائی ہیں اور اگر موجودہ آئین پر صدق دل سے عمل کیا جائے، تو اس کے ذریعہ ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جا سکتا ہے۔ جب تک آئین پر عمل کرنے والوں کی نیت صاف نہ ہو آئین بذاتِ خود کچھ نہیں کر سکتا
- ہم آئین کی بالادستی کو تسلیم کرتے ہیں اور حکومت سے بھی کہتے ہیں کہ وہ "جو مرضی ہے کرو" سے نہیں بلکہ آئین کے تحت حکومت کرے۔
- میں نے وزارت اعلیٰ سے اصول خاطر استعفیٰ دیا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

زاہد الراشدی

مولانا سید محمد ایوب جان بنوری

● — ہزاروں علماء کے محترم استاد

● — جمعیۃ علماء ہند کے پرانے کارکن

● — بنوری خاندان کے نامور چشم و چراغ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری دامت برکاتہم ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا سید فضل خالق رح ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی، اور دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رح سے ۱۳۵۲ھ میں کیا۔ طالب علمی کے دور میں دارالعلوم میں طلبہ کی انجمن اصلاح الکلام کے ناظم رہے جبکہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ ایم این اے اکوڑہ خٹک اس انجمن کے صدر تھے۔ دورہ حدیث سے فراغت کے بعد پشاور میں ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر کام شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو صوبہ سرحد جمعیۃ علماء ہند کا ناظم اعلیٰ چن لیا گیا اور آپ مسلسل سات برس تک اس عہدہ پر کام کرتے رہے۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ رح صاحب جب دورہ سے خارج ہو کر آئے تو ان کی حسن کارکردگی اور اخلاص کے پیش نظر آپ نے ہی ان کا نام صوبہ سرحد جمعیۃ کی صدارت کے لئے پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب رح کی شرط پر آپ ناظم اعلیٰ کے عہدہ پر کچھ عرصہ رہے۔ اس کے بعد جماعتی کارکردگی سے پوری طرح مطمئن ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ ہر سال شعبان میں... شیخ الاسلام مدنی رح کی خدمت میں کچھ عرصہ کے لئے جاتے رہے اور آزادی کی تحریک میں جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر نمایاں جدوجہد کی۔ ۱۳۷۰ھ میں پشاور میں دارالعلوم سرحد کی بنیاد رکھی۔ اس تقریب میں شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی رح اور مجاہد جلیل حضرت مولانا عزیز گل مدظلہ بھی شریک ہوئے۔ ناظم اعلیٰ کے عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی جمعیۃ سے مسلسل وابستہ..... اور مجلس شوریٰ کے بدستور رکن رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھی تشکیل نو کے بعد سے مسلسل وابستہ اور رکن شوریٰ ہیں۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ رح کی وفات کے بعد احباب کے اصرار اور اکابر کے ارشادات کے باعث دارالعلوم سرحد کے اہتمام اور دورۂ حدیث پڑھانے کی ذمہ داریوں کے باوجود جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی امارت قبول فرما لی اور اب صوبہ میں جمعیۃ کی تنظیمی و سیاسی کارگذاری کی وہ بذات خود نگرانی فرماتے ہیں۔ ۲۲ سال سے دارالعلوم سرحد میں آپ بخاری شریف خود پڑھا رہے ہیں اور اس طرح آپ کے بالواسطہ اور بلاواسطہ شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ گذشتہ دنوں آپ لاہور میں جمعیۃ کے مرکزی اجلاس کے موقع پر تشریف لائے تو ایک ملاقات میں راقم الحروف نے ان سے صوبہ سرحد کے متعلق لوگوں میں پائے جانے والے شبہات کے بارے میں کچھ سوالات کئے۔ آپ نے پورے اطمینان و اعتماد کے ساتھ جوابات لکھوائے۔ ان جوابات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

نیپ کے ساتھ معاہدہ آپ نے فرمایا نیپ کے ساتھ جمعیۃ کا معاہدہ ۵ نکات کی بنیاد پر طے پایا تھا اور دس ماہ کے مختصر دورِ وزارت میں اس معاہدہ پر عمل کرنے کی مخلصانہ کوششوں میں نیپ نے جمعیۃ کے ساتھ پورا تعاون کیا ہے۔ مفتی صاحب نے جو اصلاحات نافذ کیں۔ نیپ نے ان کو قبول کیا اور علماء اور قانون دانوں کے کمیشن میں بھی نیپ تعاون کرتی رہی مگر ابھی یہ کمیشن رپورٹ تیار کر رہا تھا کہ مرکز کے ناروا رویہ کے خلاف حکومت کو مستعفی ہونا پڑا۔

پختونستان آپ نے بتایا کہ سرحد میں پاکستان سے علیحدگی کی کوئی تحریک نہیں۔ ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان میں رہیں گے۔ صرف صوبہ سرحد کا نام تبدیل کر کے پختونستان رکھنے کا بعض لوگ ذکر کرتے ہیں جس کا مطلب ہرگز ملک سے علیحدگی نہیں حتیٰ کہ ایک دور میں مسلم لیگ کے صوبائی صدر شمیم جان خاں نے بھی کہا تھا کہ سرحد کا نام پختونستان رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مفتی صاحب کا دورِ حکومت مولانا بنوری نے فرمایا کہ مفتی صاحب نے دورِ وزارت میں اسلام اور ملک کی بہترین خدمت کی ہے۔ اگرچہ مرکزی حکومت نے ان کے کام میں مسلسل رکاوٹیں ڈالیں مگر مفتی صاحب ثابت قدمی سے اپنے موقف پر قائم رہے اور انہوں نے اسلامی اصلاحات اور اسلامی قانون کی تیاری کے سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول نہیں کیا۔

تنظیمی صورت حال آپ نے بتایا کہ میں جنوبی اضلاع کا تنظیمی دورہ مکمل کر چکا ہوں۔ جلد ہی باقی ماندہ حصہ کا دورہ کر کے تنظیمی صورت حال کا جائزہ لونگا۔ سرحد میں جمعیۃ کے کارکنوں نے وسائل کے فقدان کے باوجود بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی جمعیۃ سیاسی میدان میں وسائل نہ ہوتے ہوئے بھی مضبوط کردار ادا کرے گی۔

مولانا ہزاروی مولانا محمد ایوب بنوری نے مولانا ہزاروی کے رویہ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ انہوں نے آخری عمر میں بہت غلط قدم اٹھایا ہے۔ جمعیۃ کے کارکن اصول کی حمایت کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مولانا ہزاروی بے حد کوشش کے باوجود جمعیۃ کے کارکنوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکے۔

کارکنوں کو پیغام آخر میں آپ نے ملک بھر میں جمعیۃ کے کارکنوں کو پیغام دیا کہ وہ دل جمعی اعتماد اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنا مشن جاری رکھیں انشاء اللہ دشمن کا ہر حربہ ناکام ہوگا اور جمعیۃ علماء اسلام اپنے عظیم اکابر کی تابندہ روایات کا پرچم ہمیشہ سربلند رکھے گی۔

(باقی صفحہ پر)

بقیہ — قائد جمعیۃ کا دورہ

جبکہ ملک کا صدر تک استعفیٰ واپس لینے کے لئے زور دیتا رہا۔ یہ استعفیٰ اس لئے نہیں دیا گیا، کہ بلوچستان میں غیر آئینی اور غیر جمہوری طور پر برطرف ہونے والی حکومت نیپ اور جمعیۃ کی تھی بلکہ اگر پیپلز پارٹی کی حکومت کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا تو بھی میں استعفیٰ دے دیتا۔

● — آزاد کشمیر کو صوبہ بنانے کے بارے میں مسٹر بھٹو کی تجویز مسئلہ کشمیر کو ختم کر دینے کے مترادف ہے۔ ہم ایسا کوئی فیصلہ تسلیم نہیں کریں گے۔ کشمیر ایک وحدت ہے جسے تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

● — حکومت اگر آئین و قانون کے مطابق کام کرے تو ہم تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر موجودہ روش جاری رکھنے پر اصرار ہے تو میں ظلم کے سامنے جھکنے سے انکار کرتا ہوں، پھر انکار کرتا ہوں، پھر انکار کرتا ہوں

● — ون یونٹ کے دوران چھوٹے صوبوں کے حقوق و مفادات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے شکوک و شبہات کی فضا قائم ہو گئی۔ سوئی گیس بلوچستان سے پیدا ہوتا ہے مگر وہاں کے لوگوں کو میسر نہیں۔ بجلی سرحد میں سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ مگر وہاں انڈسٹری قائم نہیں کی گئی۔ تربیلا بند سرحد میں بنایا جا رہا ہے۔ مگر اس کے پانی سے سرحد محروم رہیگا دریائے سندھ سرحد سے گذرتا ہے مگر سرحد کو اس سے پانی نہیں ملتا۔

● — سرحد کو دس لاکھ ٹن سالانہ غلہ درکار ہے جس میں سے ۴ لاکھ ٹن وہاں پیدا ہوتا ہے اور باقی پنجاب اور سندھ سے لینا پڑتا ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد میں ۱۷ لاکھ ایکڑ رقبہ قابل کاشت ہے جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے غیر آباد پڑا ہے۔ اگر دریائے سندھ کے پانی سے ہمیں حصہ مل جائے اور یہ رقبہ آباد ہو جائے تو ہم غلہ کے معاملہ میں نہ صرف خود کفیل ہو جائیں گے بلکہ برآمد بھی کر سکیں گے۔

● — عبدالصمد خاں اچکزئی کا وحشیانہ قتل افسوسناک ہے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ کوئی محب وطن شخص اس قسم کی کارروائیوں کا روادار نہیں ہو سکتا حکومت کو اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیئے۔

تذکرہ و تعارف

زاہد الراشدی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نئے عہدیدار

مولانا حبیب گل ایم، پی، اے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب ناظم مرکزی حضرت مولانا حبیب گل صاحب ۱۹۰۲ء میں ٹل ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا سید گل مرحوم ہے۔ مولانا حبیب گل نے ابتدائی تعلیم ٹل میں حاصل کی مڈل تک سکول میں تعلیم حاصل کی اور دینی تعلیم و تربیت گھر میں پائی۔ تحریک خلافت و ہجرت میں کام کیا اور اس کے بعد ٹل میں ایک پرائیویٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے جو انجمن تعلیم الاسلام ٹل نے جاری کر رکھا تھا۔ پھر خدائی خدمتگار تحریک میں شامل ہو گئے اور ۱۹۳۰ء میں اسی تحریک کے سلسلے میں ۶ ماہ قید رہے۔ کچھ عرصہ تک اس تحریک میں کام کرنے کے بعد جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ ہو گئے، اور جمعیۃ کے متعدد مرکزی اجلاسوں میں مندوب کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ آپ قطب الاقطاب حضرت لاہوری رح سے بیعت ہیں۔

آپ نے قیام پاکستان کے بعد اپنی توجہات دینی امور پر مرکوز کر دیں اور دارالعلوم عربیہ کے نام سے ٹل میں مدرسہ قائم کیا۔ جس کے آپ اب بھی مہتمم ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل نو کے بعد اس سے متعلق ہو گئے اور گذشتہ عام الیکشن میں اپنے حلقہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے۔

سرحد اسمبلی کے پہلے اجلاس کی صدارت بھی اسمبلی کے سب سے معمر رکن ہونے کی حیثیت سے آپ نے کی تھی اور اس کے بعد آپ کو گورنر سرحد کا مشیر مقرر کر دیا گیا۔ تقریباً نو ماہ تک آپ نے یہ ذمہ داری نبھائی اور جب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد نے بلوچستان کی اکثریتی حکومت کی ناروا برطرفی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیا تو مولانا حبیب گل بھی اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے۔

مولانا سید حامد میاں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب مرکزی خازن شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہٗ ملک کی جانی پہچانی علمی شخصیت ہیں۔ آپ کے والد مکرم حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم برصغیر کے نامور اہل قلم، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح کے معتمد ساتھی اور جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی راہنما ہیں۔ "علماء ہند کا شاندار ماضی" اور "علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے" جیسی زندہ اور معرکۃ الآراء کتابوں کے مصنف ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھیں اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق دیں۔

حضرت مولانا سید حامد میاں ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی۔ باقی تعلیم جامعہ قاسمیہ مراد آباد میں پائی اور موقوف علیہ اور دورۂ حدیث کے لئے پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ حضرت شیخ مدنی رح کے ساتھ تلمذ کے علاوہ آپ کا روحانی تعلق بھی ہے اور آپ حضرت مدنی رح کے خلیفہ مجاز ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل نو کے بعد سے [illegible] جمعیۃ سے وابستہ ہیں۔ اور ایک موقع پر آپ کو مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ناظم بھی منتخب کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم و شیخ الحدیث ہیں اور آپ کی ادارت میں ایک علمی و اصلاحی ماہنامہ "انوار مدینہ" کے نام سے جامعہ مدنیہ سے شائع ہوتا ہے۔

جناب حاجی کرامت اللہ سالار اعظم

حاجی کرامت اللہ صاحب تقریباً ۵۰ برس قبل حصار شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی واجبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے اور فنی تعلیم حاصل کی۔ راجپوت خاندان سے تعلق ہے۔ فوج میں فرسٹ گریڈ الیکٹریشن رہے اور کچھ عرصہ ملازمت کے بعد ملازمت ترک کر کے واپس آ گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ابتداء میں جہلم میں آباد ہوئے اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب سے دینی تربیت حاصل کی اور حضرت قطب الاقطاب شیخ لاہوری رح سے بیعت ہو گئے۔ تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور ملتان میں ایک بڑے جیش کی قیادت کرتے ہوئے گرفتاری پیش کی۔ اس وقت آپ مسلم لیگ ضلع جہلم کے جائنٹ سیکرٹری اور صوبائی کونسلر تھے۔ جیل میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور رہائی کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل نو کے موقع پر جمعیۃ سے منسلک ہو گئے۔ بعد ازاں آپ کو مرکزی سالار اعظم منتخب کیا گیا اور اب تک آپ بدستور اسی عہدے پر چلے آ رہے ہیں۔

۱۹۶۳ء میں جہلم سے نقل مکانی کر کے سندھ چلے گئے اور وہیں مستقل طور پر حیدر آباد میں سکونت اختیار کر لی۔

ون یونٹ کے خاتمہ کے بعد صوبائی جمعیۃ کی تشکیل میں آپ صوبائی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ اسی انتخاب سے ناظم ہیں۔ مجلس عمومی نے اجلاس لاہور میں آپ کو متفقہ طور پر سالار اعظم کے عہدہ کے لئے منتخب کیا۔

مولانا ہزاروی کی خدمت میں

(قاضی عبد الستار ناظم عمومی جمعیۃ مستونگ ضلع قلات)

جناب مولانا ہزاروی صاحب کے قسط وار بیانات کا سلسلہ اخباروں میں دیکھ کر نہایت تعجب ہوتا ہے کہ زندگی کی آخری عمر میں حضرت کیونکر خود بینی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

میں جناب ہزاروی صاحب سے نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ بلوچستان... میں کیوں تشریف لائے؟ پہلے تو آپ سیدھے جمعیۃ کے کسی عہدیدار کے اس سیاہ اور بے ڈھب گھر سے کو بہت پسند کرتے اب آپ نے کوئٹہ کے مشہور ہائی وے ریسٹ ہاؤس کو ترجیح دی۔

کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ اسی ریسٹ ہاؤس میں آپ نے جب حضرت مولانا شمس الدین سے تین گھنٹے ملاقات کی جس میں راقم الحروف بھی موجود تھا۔ اس خادم نے آپ سے عرض کیا کہ حضور جیسے کہ آپ فرما رہے ہیں کہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن میری کابینہ سے ملاقات ہوتی ہے تو میں نے عرض کیا کہ پھر آپ ان کو بلوچستان کے مظلوم عوام کی حالت سے روشناس کرائیں۔ جواب میں آپ نے یہی تو فرمایا تھا کہ بلوچستان سرداروں کے ہاتھ میں ایسا ہے تو میں نے عرض کیا کہ جمعیۃ کے اراکین کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے اور حاجی قطب خان امیر جمعیۃ علماء اسلام مستونگ کو ۲ سال قید کا حوالہ دیا۔ حضور نے فرمایا کہ جب تم لوگ نہیں سمجھتے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیا آپ کے ذہن نے بھی آمریت کو قبول نہیں کیا ہے۔ اسی ملاقات کے دوران ایک مولانا صاحب اچانک گورنر ہاؤس سے تشریف لائے اور کہا کہ حضور آپ کے کہنے کے مطابق مجھے اتنی رقم موصول ہوئی۔ کیا آپ علماء کو رشوت کے نشہ سے آشنا نہیں فرما رہے اور حاملِ دین کی خودداری کو چند ٹکے کے عوض خاک میں نہیں ملا رہے ہیں

آپ کے جانے کے بعد یہ افواہ بھی ایک دم پھیل گئی، کہ ہزاروی صاحب کو حاکم اعلیٰ کی طرف سے ایک لفافہ پیش کیا گیا۔ خدا جانے اور آپ جانیں کہ کہاں تک درست ہے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ کا ٹکٹ ہوائی جہاز کا دو طرفہ اور کوئٹہ کے اخراجات حکومت نے برداشت کئے جمعیۃ کے تباہ و برباد ہونے کے درپے بنفس نفیس آپ خود ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو آپ بتائیں کہ حضرت درخواستی صاحب بقید حیات موجود ہیں۔ آپ کیسے امیر جمعیۃ بن بیٹھے؟

آپ جماعت اسلامی کے سخت خلاف درست ہی مگر آپ بتائیں جمعیۃ کو کیا فائدہ پہنچا اور جماعت اسلامی کو کیسا نقصان ہوا؟

آپ کو یاد ہوگا۔ آپ پانچ نکاتی معاہدہ کے بعد مستونگ تشریف لائے ہوا مسٹر [illegible] جو آپ کے ہمراہ تھے۔ پہلا شخص میں تھا کہ اس معاہدہ کی مخالفت کی۔ آپ نے مجھے مظلوم کہا اور المظلم [illegible] میں آپ نے تقریر کی اور مجھ سے بھی اس معاہدہ کے متعلق تائید کروائی؟ کیوں جناب اب کیا ہوا؟

(باقی صفحہ ۲۰ پر)



علماء حق اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد جاری رکھینگے

ہمارے اسلاف نے تحریکِ آزادی میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں

لائل پور میں امیر مرکزیہ کا خطاب

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ پاکستان میں فرنگی نظام کے خاتمہ اور اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کرنے کے لئے ہم جدوجہد کرتے رہیں گے اور قربانیاں دیتے رہیں گے۔ مولانا درخواستی گذشتہ شب لاہور سے مختصر وقت کے لئے لائلپور پہنچے۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں، اپنے معتقدین اور مریدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالات خواہ کوئی صورت اختیار کرلیں، علماء حق میدان نہیں چھوڑیں گے اور دین کی سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ علماء دیوبند کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ ہم صلہ اور ستائش کی تمنا کئے بغیر قوم کی صحیح راہنمائی کرتے رہے ہیں۔ ہمارے اکابر نے برصغیر پاک وہند کی آزادی کے لئے جو عظیم الشان قربانیاں دی ہیں اس کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ ہم آج بھی مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے، مظلوم کی امداد کرنے اور پاکستان میں صحیح اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم زندگی کے آخری سانس تک سرگرم عمل رہیں گے۔

حضرت درخواستی نے حکومت وقت کو آگاہ کیا، کہ قادیانی پاکستان کو ختم کرنے اور اس کے حصے بخرے کرنے کے لئے سازشیں کررہے ہیں اور سامراجی طاقتوں کی شہہ پر اقتدار پر براہ راست قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں، لیکن ہم احمدیوں پر واضح کرتے ہیں کہ مسلمان ان کی سازشوں اور سیاسی عمل دخل سے پوری طرح باخبر ہیں۔ پاکستان میں مرزائی اقتدار کبھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کی سازشوں کو ناکام بنا دیا جائے گا۔

یحییٰ خاں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے

عوام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک کس نے توڑا ہے

علی پور۔ قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گذشتہ روز حضرت مولانا محمد لقمان صاحب کی دختر کے نکاح کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس موقع پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یحییٰ خاں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ شائع کی جائے تاکہ عوام کو معلوم ہوسکے کہ ملک کو دو ٹکڑے کس نے کیا۔ اور سقوط مشرقی پاکستان کا ذمہ دار کون ہے۔ آپ نے کہا کتنے تعجب کی بات ہے کہ ۱۲ کروڑ مسلمانوں کا ایک عظیم ملک دو لخت ہوچکا ہے مگر ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔

آپ نے کہا اپوزیشن کے خلاف معاندانہ کاروائیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں اور ہماری آواز کو ہر طریقہ سے دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر اس کے باوجود اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔ (عبدالرحیم ساقی نامہ نگار)

آزاد کشمیر کو صوبہ بنانیکی مزاحمت کی جائیگی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر مولانا امیرالزمان نے ایک اخباری بیان میں آزاد کشمیر کو پاکستان کا صوبہ بنائے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح مقبوضہ کشمیر کی آزادی پر ضرب کاری لگنے کے ساتھ بھارتی سامراجیوں کے ہاتھ اور مضبوط ہوں گے اور شیخ عبداللہ کے نام نہاد الحاق کے تصور کو بھی تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آزاد کشمیر کو صوبائی درجہ دیا گیا تو اس سے مقبوضہ کشمیر کی آزادی کی منزل دور ہوجائے گی اور گذشتہ ۲۶ سالہ قربانیاں رائیگاں جائینگی در اصل مسئلہ کشمیر ہی ایک مسئلہ تھا جو پاک و ہند کے درمیان جنگ کا سبب بنا اور اس کے بعد مشرقی پاکستان کا سقوط ہوا۔ اس قدر خون خرابہ کے بعد آزادی کشمیر سے دست برداری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ان تمام باتوں کے علاوہ علیحدگی پسند عناصر کو پاکستان کے مزید ٹکڑے کرنے کا موقع مل جائیگا البتہ ہمارا یہ مطالبہ ضرور ہے کہ آزاد کشمیر کو صوبہ کی مراعات دی جائیں جس ۔۔ اس کی موجودہ غربت مفلوک الحالی سے عوام نجات پاسکیں۔

آخر میں ناظم جمعیۃ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اگر آزاد کشمیر کو صوبہ قرار دیا گیا تو جمعیۃ اس کے خلاف پوری قوت سے مزاحمت کی تحریک چلائے گی۔

قرارداد کو عملی شکل دی جائے

نعمان پورہ باغ۔ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر نعمانپورہ کے مولانا قاری محمد انور نے اپنے ایک بیان میں صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں آزاد کشمیر اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کو مؤثر بنائیں۔ مولانا انور نے کہا کہ اس سلسلہ میں صدر سے کسی بھی شخص کو کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ صدر گذشتہ بحران میں محض مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے پیچھے ہٹے۔ اور پاکستان اور آزاد کشمیر کا ہر ایک مسلمان ان پر قربان ہونا فخر محسوس کرتا تھا

جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کی خدمات

جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن نے سیلاب زدگان کی امداد کرکے ایک درخشاں کام سرانجام دیا ہے۔ مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی راہنما جمعیۃ علماء اسلام سندھ نے مذکورہ مقامات کا دورہ کرکے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کیا۔ ضلع لاڑکانہ رک اسٹیشن، حبیب کوٹ اراضی روڈ سکھر، مورو جتوئی شاہ پور جہانیاں، کنڈیارو وغیرہ ایک ایک کیمپ میں جاکر حالات دریافت کئے اور جو ٹرینوں کے ذریعہ سیلاب زدگان آرہے تھے ان کے لئے دن رات کھانے کا انتظام کیا۔ تقریباً تین ہزار آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا اور آٹا و اناج گندم وغیرہ تقسیم کیا گیا اور ان کو بسانے میں معاونت کی گئی۔ دو سو آدمی جتوئی مورو کے قریب دریا کے بند کو مضبوط کرنے کیلئے بمعہ سامان کے روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر ٹوٹتے ہوئے بند کو سہارا دے کر مکمل طور پر مضبوط کیا۔ یہ کام زیر نگرانی مولانا بسمل صاحب و حافظ مسعود احمد صاحب مالک پنجاب کمیشن شاپ و ڈیرو محمد عیسیٰ صاحب کمیشن ایجنٹ سرانجام دیا گیا۔ لوگوں کو گھروں تک پہنچانے میں بھی معاونت کی گئی۔

(حافظ کریم بخش چشتی ناظم جمعیۃ علماء اسلام
پڈعیدن ضلع نواب شاہ)

مولانا ہزاروی قومی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں

جمعیۃ کی پالیسی سے انحراف کے بعد انہیں ہماری نمائندگی کا کوئی حق حاصل نہیں

بالاکوٹ تحصیل مانسہرہ کے عوام اور جماعتی کارکنوں کا مطالبہ

بالاکوٹ۔ گذشتہ روز مولانا قاضی محمد اسرائیل صاحب صدر مدرس دارالعلوم محمدیہ بالاکوٹ کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور معززین شہریوں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کاغان ویلی سے حضرت مولانا قاضی عبدالواحد صاحب اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے بھی شرکت کی۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا غلام غوث ہزاروی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قومی اسمبلی کی رکنیت سے فی الفور مستعفی ہو جائیں کیونکہ تحصیل مانسہرہ کے دیندار غیور عوام نے انہیں جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ کی وجہ سے ووٹ دیئے تھے اور ان لوگوں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی وجہ سے آپ کو کامیاب کرایا تھا اور چونکہ آپ جمعیۃ کی پالیسی اور حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کے ارشادات سے انحراف کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ فی الفور یہ سیٹ خالی کر دیں اور اگر آپ کو یہ گمان ہے کہ آپ نے ذاتی طور پر یہ الیکشن جیتا ہے تو بھی آپ کو مستعفی ہو کر نئے سرے سے الیکشن لڑنا چاہیئے۔

اجلاس میں حضرت مولانا محمد فرقان صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

انڈیا میں مسلمانوں کی فتح

جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کے امیر حضرت مولانا عبداللطیف انور نے حجاز مقدس سے اپنے مکتوب گرامی میں انکشاف کیا ہے کہ ہندوستان میں علماء کی زبردست تحریک اور اسلامیان ہند کی بیداری کے باعث اندرا حکومت عائلی قوانین سے مسلمانوں کو مستثنیٰ کرنے اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت ترک پر مجبور ہو گئی ہے۔ اگرچہ اندرا حکومت نے علماء ہند کی جدوجہد کے جواب میں یہ عذر کیا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان میں بھی تو عائلی قوانین نافذ ہیں۔ مگر علماء کرام کے سامنے حکومت کی کوئی پیش نہ گئی۔ اور بالآخر عائلی قوانین سے مسلمانوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ انڈیا کے چھ صوبوں میں اس وقت مسلمانوں کی حکومت ہے اور وہاں مسلمان وزراء ۱۶ اعلیٰ ہیں۔ نیز مسلمانوں کے قومی تحفظ کی ایک مستقل وزارت قائم کر کے حکومت ہند نے یہ ذمہ داری حضرت سید اسعد مدنی مدظلہ خلف الرشید حضرت شیخ الاسلام مدنی کو سونپ دی ہے۔

(قاری محمد شریف خطیب شاہ کوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا اجلاس جامع دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں مولانا محمد فرزند خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حافظ شمس الحق صاحب بھاٹیاں والہ کو ضلعی جمعیۃ کا قائمقام ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

ایبٹ آباد کے قریب قادیانی کالونی کی تعمیر روکی جائے

قادیانیت کی سرپرستی کے نتائج خطرناک ہونگے (مولانا حبیب گل)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور سرحد اسمبلی کے رکن مولانا حبیب گل نے ان اطلاعات کو انتہائی تشویشناک قرار دیا ہے کہ ایبٹ آباد کے قریب قادیانی فرقہ کی جس مخصوص کالونی کی تعمیر مولانا مفتی محمود نے اپنے دور اقتدار میں رکوا دی تھی۔ اب پھر پولیس کی نگرانی میں تعمیر کی جا رہی ہے۔ جس سے ایبٹ آباد بلکہ پورے ضلع ہزارہ کے عوام میں سخت ہیجان اور اشتعال پھیل رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ قادیانی گروہ کے بارے میں پاکستان کے غیور مسلمانوں کے جذبات سے حکومت پوری طرح آگاہ ہے۔ اس لئے میں خبردار کرتا ہوں کہ قادیانیوں کی اس مخصوص کالونی کی تعمیر فی الفور روک دی جائے کیونکہ ایک فرقہ کے لئے مخصوص کالونی کا قیام پاکستان کے آئین کے بھی قطعاً منافی ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر حکومت نے قادیانیت کی سرپرستی ترک نہ کی تو اس کے نتائج نہایت سنگین ہوں گے۔

کارکنان جمعیۃ کی رہائی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات حافظ حسین احمد نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے مولانا محمد امیر بجلی گھر تحصیل نوشہرہ کے حافظ نورالحق ناظم جمعیۃ خویشگی بالا۔ مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ خویشگی پایاں۔ مولانا سید علی شاہ عرف ملنگ امیر جمعیۃ خویشگی بالا اور ان کے علاوہ مولانا حافظ گل رحیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کو صوبائی حکومت نے رہا کر دیا۔ ان کے خلاف تمام مقدمات واپس لے لئے ہیں۔ حافظ حسین احمد نے ان اسیروں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے کہ انہوں نے اسلامی نظام عدل اور جمہوریت کے لئے ایسے وقت میں اپنے کاروبار اور گھربار کو چھوڑ کر قربانیاں پیش کیں۔

ضلع ہزارہ کو ارتداد سے بچائیں

پاکستان ملٹری اکیڈمی کے متصل قادیانی اپنی کالونی بنا رہے ہیں۔ جس کا کام پچھلے سال رک گیا تھا مگر اب باقاعدہ پولیس کی نگرانی میں کام شروع ہے آج کل اس ضلع کے علماء سیاسی جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہیں اور امیر و نادار قوں کے لالچ میں ہیں۔ غریب اور دیندار مسلمان بے بس ہیں۔ اس لئے ہم پنجاب کے غیور اور دیندار مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اس ضلع کو مرتد ہونے سے بچائیں اور ہماری علمی اور دینی مدد فرمائیں۔

محمد زمان وغیرہ

مسلمانان میرپور و کاکول گاؤں قریب ایبٹ آباد

جیل میں کارکنوں کی مصروفیات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے سیکرٹری اطلاعات و نشریات حافظ حسین احمد نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے ناظم اعلیٰ حافظ گل رحیم صاحب کو رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں ڈی پی آر کے تحت گرفتار کیا تھا۔ ناظم اعلیٰ حافظ گل رحیم صاحب جس وقت سنٹرل جیل ہری پور میں نظربند کر دیئے گئے تو جیل کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ان کو امامت کی ذمہ داری سونپ دی۔ امامت کے علاوہ مولانا حافظ گل رحیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے سنٹرل جیل میں قرآن کریم کا ترجمہ صبح ۸ بجے روزانہ تمام اسیروں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ مورخہ ۲۲ ۷ کو حکومت نے ان کے خلاف تمام مقدمات واپس لے کر ان کو باعزت طور پر رہا کر دیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ حافظ گل رحیم صاحب کو ڈی آر کے علاوہ تخریب کاری میں گرفتار کیا گیا تھا۔ کیا تخریب کاری یہ ہوتی ہے کہ آدمی جیل میں بھی جا کر قرآن کریم کا ترجمہ اور دینیات پڑھاتا رہے؟ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ علماء حق کا یہ طبقہ مسجدوں میں ہی نہیں بلکہ جیلوں میں بھی قرآن کریم کا اور اسلام کی خدمت کرتا رہے گا۔

حافظ گل رحیم نے بتایا کہ جمعیۃ کے راہنما مولانا محمد امیر بجلی گھر نے بھی جیل میں اصلاحی و تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھا

اعلاء کلمۃ الحق کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا

ناظم مرکزی مولانا نیاز محمد کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم حضرت مولانا نیاز محمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیۃ کے کارکن اعلاء کلمۃ الحق کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد جاری رہے گی۔ آپ نے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مخالفین کے غلط پروپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں اور عظیم اسلاف کی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے جماعتی پروگراموں پر عمل جاری رکھیں۔

عہدہ داروں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ میر لاسو ہا کا اجلاس مدرسہ نور الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں مقامی عہدہ داروں کا مندرجہ ذیل انتخاب کیا گیا۔

امیر مولانا عبد القیوم۔ ناظم عمومی مولانا عبد الکریم ناظم مولوی محمد ابراہیم خلیل۔ ناظم نشر و اشاعت حافظ عبد الرحمٰن بھان۔ خازن عبد الغنی۔ سالار میاں نور محمد اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ جمعیۃ کی مرکزی وصوبائی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

نام نہاد ہزاروی گروپ سے لاتعلقی

راولپنڈی کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد ٹاہلیانوالی نے اس بات کی تردید کی ہے کہ انہیں جمعیۃ علماء اسلام کے نام نہاد ہزاروی گروپ کی راولپنڈی شاخ کا امیر منتخب کیا گیا ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں ایسے کسی اجلاس میں شریک نہیں ہوا۔ نہ مجھے اس کا علم ہے اور نہ ہی مجھ سے پوچھا گیا ہے۔

آپ نے کہا۔ میں کسی سیاسی جماعت کے ساتھ وابستہ نہیں ہوں اور نہ ہی اس قسم کی سرگرمیوں سے مجھے کچھ دلچسپی ہے۔

وفات حسرت آیات

شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ کے مرید خاص اور جوہر ٹاؤن کے معروف طبیب حکیم شیخ الہ دکھا گزشتہ روز انتقال فرما گئے۔ آپ مخلص کارکن تھے۔ نماز جنازہ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ نے پڑھائی جمعیۃ ضلع شیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب ربانی نے ایک بیان میں حکیم صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ایک مخلص ساتھی سے محروم ہو گئے ہیں۔ انجمن طلباء تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری محمد حسین نیازی اور دیگر عہدہ داروں اور اراکین نے بھی حکیم صاحب کی ملی و دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا ہے

ابتدائی شاخوں کو ہدایت

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے ضلع بھر کی ابتدائی جمعیتوں کو ہدایت کی ہے کہ ہفت روزہ یا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدگی سے کریں اور اس کی رپورٹ ضلعی دفتر کو روانہ کریں۔ امیر ضلع نے سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ وہ علاقہ کا دورہ کرنے والے ہی تھے کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور عید رمضان سے قبل ایک دو روز رہا کیا گیا۔ انہوں نے دعا کی کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ صبر و استقامت بخشے اور دین ملک اور قوم کی بیش از بیش خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

مولانا نے کارکنوں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ خود شعائر اسلام کی پابندی کریں اور بلاناغہ دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں۔

مولانا نے ترجمان اسلام کے خریدار بڑھانے کی بھی تلقین کی ہے۔ (شبیر احمد عثمانی ناظم دفتر جمعیۃ رحیم یار خاں)

انتخاب جمعیۃ بھیرہ

جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ کا انتخابی اجلاس زیر سرپرستی حضرت مولانا جلال الدین صاحب مدنی مسجد میں بعد نماز عصر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست	حضرت مولانا جلال الدین صاحب
امیر	حافظ محمد یامین صاحب انصاری
ناظم اعلیٰ	مولانا سراج الدین صاحب
ناظم	جناب عبد السلام صاحب انصاری
ناظم نشریات	ابو الارشد بھیروی
خزانچی	جناب غیاث الدین صاحب

اجلاس میں مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے۔

(۱) ملک میں اسلامی آئین کا اجرا کیا جائے۔

(۲) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۳) قادیانی امت نے ربوہ کا نام کسی سازش کے تحت رکھا۔ اس نام کو تبدیل کر کے مرزا نگر یا کوئی اور نام رکھا جائے۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری مولانا صاحبزادہ عبد الباری جان صاحب کے فرزند اور ضلع مردان جمعیۃ کے ناظم مولانا فضل غنی صاحب کے فرزند بیمار ہیں اور دونوں مریض لیڈی ریڈنگ اسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ قارئین سے اپیل ہے کہ خصوصی اوقات میں ان دونوں مریضوں کی مکمل اور جلد شفایابی کی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

شاہ ولی اللہؒ نمبر کی تیاری جاری ہے

امام الہند شاہ ولی اللہؒ کی یاد میں ترجمان اسلام کے ضخیم دستاویزی نمبر کی اشاعت کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ ملک کے ممتاز اہل قلم نے مضامین ارسال کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور کچھ مضامین موصول بھی ہو چکے ہیں۔ تاریخ اشاعت کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ (ادارہ)

مولانا محمد شریف احرار نے قادیانی مبلغ کو ہرا دیا

کراچی۔ کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد شریف احرار کا جس روز سے کراچی میں بحیثیت مبلغ ضلع تقرر ہوا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کا بشمول لاہوری ٹولے کے جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۷۳ء کو مولانا موصوف نے خریشیڈ روڈ کراچی کے ایک ہوٹل میں قادیانی مبلغ کو مناظرہ میں ہرا دیا۔ واضح رہے کہ مولانا موصوف نے کراچی شہر کی مرکزی مساجد اور دیگر مقامات میں مرزائیت کے خلاف تقاریر کے ساتھ ساتھ اب فیشن ایبل ہوٹلوں میں مرزائیوں کا تعاقب کر رکھا ہے اور الحمدللہ قادیانیوں کو ہر مقام پر شکست فاش ہوتی ہے۔

ختم نبوت کا ایک روزہ کنونشن

کراچی (نمایندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی شہر کا ایک روزہ کنونشن اتوار ۱۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو صبح دس بجے سے عصر تک شیخ الحدیث مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کی صدارت میں ہوگا۔ جس میں مجلس عمومی کے ارکان کے علاوہ عقیدہ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے تمام احباب کو دعوت نامے جاری کئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ یہ کنونشن مکی مدنی کلب نیو ٹاؤن کراچی میں ہوگا

(محمد رمضان میمن)

مرزائیوں کے ایک کنبہ کا قبول اسلام

انجمن شبان اہلحدیث موضع ڈاہرانوالی کے صدر مولوی عبد الحمید خاں اور جنرل سیکرٹری سیف اللہ نے خبر دی ہے کہ ہم نے بڑے بڑے بزرگوں کو ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کروائیں جن میں حضرت مولانا لعل حسین اختر مرحوم اور حضرت مولانا محمد حیات صاحب مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا عبد القادر روپڑی۔ حکیم عطاء اللہ چک جھٹہ کی بار بار کی کوششوں کے علاوہ مقامی خطیب بھی دلائل سے باتیں کرتے رہے۔ اب ۲۳ نومبر بروز جمعہ سلطان احمد ولد رحیم بخش محمد اصغر ولد سلطان احمد نصرت بی بی دختر سلطان احمد نے مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا (ڈاکٹر غلام محمد مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)

مکتوب پشاور

حق نواز خلیل

بلوچستان کے عوام کا جمہوری حق تسلیم کیا جائے

پنجاب و سندھ میں پیپلز پارٹی کو اکثریت حاصل ہے سرحد و بلوچستان میں پیپلز پارٹی نے اکثریتی پارٹیوں کے خلاف غداری اور علیحدگی کا زور شور سے پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اس طرح ان دونوں صوبوں میں اکثریتی پارٹی کی جمہوری حکومت ختم کر کے ایک غیر جمہوری اقدام کیا اور پھر تحریص و لالچ، دھمکی، دھونس غرض ہر وہ اقدام کیا جو شرافت سے بعید، جمہوریت کے منافی اور فسطائیت کا جزو ہے۔

نتیجتہً ان دونوں صوبوں کے اندرونی معاملات میں جہاں ایک طرف افغانستان کو اشتعال دلایا گیا تو دوسری طرف شاہِ ایران کو غلط اطلاعات مہیا کی گئیں۔ جن کی بنا پر شاہ ایران نے بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک پر ایران کے تحفظ و بقاء کے لئے "اہم اقدام" کا اعلان کر دیا۔ "سرحد" کے حالات پر انشاء اللہ آئندہ کبھی بحث کریں گے۔ اس وقت بلوچستان کے حالات ہی زیر بحث لاتے ہیں۔

بلوچستان میں قبائلی رسم و رواج آج بھی قدیم شکل میں پابندی کے ساتھ اپنائے گئے ہیں۔ قبائلیت میں شخصیت یا "انا" کو ہر حال میں ہر اقدام پہ مقدم رکھا جاتا ہے۔ جمہوریت کے لئے ان قبائلیوں نے مختلف پارٹیوں میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اکبر بگٹی کبھی نیپ میں تھے۔ مسٹر بھٹو کے ساتھ روس کے دورہ پر چلے گئے۔ بھٹو صاحب واپس ہوئے تو اکبر بگٹی صاحب روس کے مہمان رہے اور وہاں عظیم بلوچستان کی داستان سن کر عراق سے ہوتے ہوئے برطانیہ گئے۔

برطانیہ ہر چند کہ اب امریکہ کا "شو بوائے" ہے لیکن اپنے سابقہ مقبوضات میں ایک گونہ دلچسپی اور نگاہ رکھتا ہے۔ اکبر بگٹی صاحب نے نئے سبق کے طور پر نیپ کے خلاف بیان بازی شروع کر دی۔ اس دوران میجر جنرل اکبر خاں (پنڈی سازش کیس کا مہرہ) کے پروگرام کی بنا پہ عراقی اسلحہ ایک رقم کردہ کہانی کی طرح برآمد ہوا تو اکبر بگٹی نے اعلان کیا، بلوچستان سے وہ یہ اسلحہ برآمد کر لیں گے۔ چنانچہ جمعیۃ نیپ کی حکومت برخاست کی گئی۔ لیکن اکبر بگٹی صاحب عراقی اسلحہ کہ روسی ساخت کا تھا برآمد نہ کر سکے (غالباً اس وقت تک وہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے دیسی ساخت کے اسلحہ سے تبدیل کر دیا ہوگا۔ مال خانہ سے ایسے ہی اچھا اسلحہ تبدیل کیا جاتا ہے) نیپ اور جمعیۃ کی اکثریت کو کسی وجہ سے توڑا نہ جا سکا تو بھٹو صاحب نے سات ڈویژن فوج بلوچستان میں در آمد کر دی۔ ہر چند فوج کی نقل و حرکت پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ کچھ آفیشل موومنٹ ہوتی ہے لیکن یہاں حالات کچھ اور ہیں۔ ایران میں کچھ بلوچ قبائل موجود ہیں۔ روس کا کچھ علاقہ بلوچی ہے اور پھر روس کو قریبی بندرگاہ کی اشد ضرورت ہے۔ جہاں وہ جانا ہے دور بحر ہند میں اپنے تحفظات ہی نہیں بلکہ امریکہ کو روک سکے۔ اس لئے کہ خود روس منجمد سمندروں کا مالک ہے۔

امریکہ تائیوان کو چین کا حصہ قرار دے چکا ہے۔ ویتنام سے اپنا بوریہ بستر سمیٹنے والا ہے۔ شکست کے اس داغ کو وہ ایشیا کے پولیس مین کے کردار میں چھپانا چاہتا ہے۔ لیکن پاکستان کے مقابلہ میں اب بھی وہ بھارت کو فوقیت دیتا ہے۔ ایران ایشیا میں امریکہ کا اچھا اڈہ ہے۔ لیکن بھٹو صاحب امریکہ کے لئے تیل حاصل کر کے اپنے نمبر بنانا چاہتے ہیں (دیر)

بلوچستان میں عبدالصمد خاں اچکزئی مرحوم کے قتل کے بعد مسٹر بگٹی کو پختونوں سے تو نجات مل گئی اور حکومت اس قتل میں نیپ کو ملوث کر کے ایک ہی وار میں دو شکار کھیلنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ ان حالات میں مخالفت کا زور کم ہو جائے۔ بگٹی صاحب نے استعفیٰ دے دیا ہے اور اب وہ ایکٹنگ گورنر ہیں، لیکن ہیں وہ بھٹو صاحب کے لئے کمبل کا مصداق مصیبت اس لئے کہ اب وہ بلوچستان کے راز ہائے درون خانہ سے سرکاری طور پر پوری واقفیت حاصل کر چکے ہیں۔ استعفے کے ساتھ ہی بگٹی صاحب نے سائیں بھٹو کو دھمکا بھی دیا کہ بلوچستان میں مسلح بغاوت کا خطرہ ہے۔ لیکن یہ مسلح بغاوت کون برپا کرے گا۔ کیا اس سے بگٹی صاحب کو کسی "پیری پلان" کی یاد دہانی کرانی ہے اور حکومت کے وسیع تر پروپیگنڈا کے باوجود افغان سردار حضرت مسیح کے دور کی انگوٹھی بگٹی صاحب کو کیوں پیش کرتے ہیں جو پروپیگنڈہ کے پیش نظر ولی خاں کو پیش کرنا چاہیئے تھی۔

ان حالات میں یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مسٹر بھٹو بلوچستان میں جو کچھ کر رہے ہیں اس سے اتحاد نہیں منافرت کی خلیج ہی وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ ایک ملک کا قریبی صوبہ ہوتے ہوئے بلوچستان کے اندرونی حالات سے عامۃ الناس کو بے خبر رکھا گیا ہے اور پھر ایرانی کارکنوں کی موجودگی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اگر بلوچستان میں کچھ ہو تو بلوچستان ایران کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن معاملہ اصول کا ہے۔ بقول بگٹی صاحب وہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان عظیم بن جائے۔ اور پھر اکبر بگٹی صاحب کی روس سے گورنری تک پوری کہانی ایک منظم پلان ہے جس میں کچھ کچھ بھٹو صاحب کی زیادہ روشن ضمیری کا ہے۔

ان حالات میں بلوچستان کی حکومت اکثریتی پارٹی کو منتقل کر کے اس نازک دوراہے پر سے ملک کو ہٹایا جا سکتا ہے اور بھٹو صاحب کو یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ ایک جمہوری ملک میں ان کی مخالفت کی جائے گی۔ اور اگر وہ اپنے پروگرام میں ناکام رہیں تو انہیں بخوشی اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے میں شرم یا عار محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ دس پندرہ سال کی خوشں فہمیاں المرتضیٰ کی تاریک تہہ خانوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہیئے۔ خدا کرے یہ ملک سلامت رہے

جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص کی سرگرمیاں

رمضان المبارک میں جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام ۲۶، ۲۷، ۲۸ رمضان کو جشن نزول قرآن منایا گیا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص کے صدر جناب محمد اسلم شیخ، حافظ معین الدین۔ حافظ محمد عابد۔ حافظ شہزاد صاحب۔ حافظ نواب دین۔ حافظ عظیم اور حافظ عبدالوحید (اراکین جمعیۃ طلباء اسلام) نے قرآن پاک سنا کر مکمل کیا۔

ہر ماہ کے پہلے ہفتہ مقابلہ حسن قرأت بھی منعقد کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ مقابلہ ہر ماہ ہوا کرے گا اور انعامات کی تقسیم ۶ ماہ بعد بڑے پیمانے پر منعقدہ مقابلے پر ہوا کرے گی۔

میرپور خاص جمعیۃ طلباء کے زیر اہتمام ماہانہ ختم قرآن کا پروگرام بھی بنایا گیا ہے وہ اس طرح کہ ہر شب جمعہ کو ۷½ پارے نوافل میں سنائے جائیں۔ اس طرح ہر ماہ ختم قرآن پاک ہوا کرے گا۔ قرآن پاک کی اشاعت کے لئے یہ پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔

بھکر کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب جمشید عالم صدر شاخ ہذا منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیمی امور پر غور کیا گیا اور کام کو تیز تر کرنے کے لئے طریق کار وضع کیا گیا۔ بعد ازاں قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کتب کی گرانی کو ختم کیا جائے تمام سیاسی اسیروں کی رہائی کے علاوہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے خارج شدہ طلباء کو بھی واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا مجلس شوریٰ نے مرکزی راہنماؤں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی پالیسی کی مکمل تائید و حمایت کا اعلان بھی کیا۔

سنیما کی منظوری منسوخ کی جائے

جمعیۃ طلباء اسلام شورکوٹ کا ماہانہ اجلاس شیخ شکیل احمد جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام شورکوٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے چوہدری امیر محمد طالب علم گورنمنٹ ہائی سکول شورکوٹ اور نیاز حسین اصغر رکن مجلس شوریٰ نے خطاب کیا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ شورکوٹ شہر میں سنیما کی منظوری کو منسوخ کیا جائے۔

قائد جمعیۃ کے نام شیخ الازہر کا تار

الازہر
مکتب الامام الاکبر
شیخ الازہر

(اردو ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتی محمود صاحب!

جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ازاں۔ ہم آپ کے اس تار کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس میں آپ نے مسجد اقصیٰ اور مقبوضہ عرب علاقوں کو آزاد کرانے میں مصری افواج کے شاندار جنگی کارناموں کو سراہا ہے۔ ہم آپ کو ان ایمان افروز احساسات کی داد دیتے ہیں۔ جوکہ وحدت اسلامیہ کے لئے ایک جان کی مانند ہیں۔ جب جسم کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم مشقت وآلام سے دوچار ہو جاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات کی امید کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر خطے کے مسلمانوں کے دلوں کو ان اسلامی جذبات سے سرشار کرے اور ان کو غدار دشمنوں کی شکست فاش کا مضبوط ذریعہ بنا دے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ان اسلامی لشکروں کو جو اللہ کے راستہ میں دشمنوں سے برسر پیکار ہیں۔ ان کی بھرپور امداد فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الدکتور عبدالحلیم محمود　　۷ رشوال ۱۳۹۳ھ
الامام الاکبر شیخ الازہر　　۳ ر نومبر ۱۹۷۳ء

جناب محمد زمان خان کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری اور سینٹ آف پاکستان کے رکن جناب محمد زمان خان اچکزئی نے جمعیۃ کے تمام ارکان کو توجہ دلائی ہے کہ مرکزی سیکرٹریٹ سے متعلق جائز کاموں کے لئے ضرورت پڑے تو وہ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ سینٹ کے اجلاس کے دوران ان کا قیام اسلام آباد میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میزان مارکیٹ کوئٹہ کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

دعائے صحت

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کا فرزند اکبر عبدالقدیر عرصہ سے سخت علیل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین!

اکابر پر اعتماد

تحصیل شجاع آباد کے علماء دین نے متفقہ طور پر مرکزی قائدین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ انور اور دیگر اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی مذمت کی گئی ہے۔ ان علمائے کرام میں پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی شریف والے شامل ہیں۔

(محمد ارشد ناظم نشر واشاعت)

عیسائی گھرانہ کا قبول اسلام

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل شجاع آباد کے امیر اور ضلع ملتان جمعیۃ علماء اسلام کے نائب ناظم قاری نظام الدین کے دست حق پرست پر عیسائی گھرانہ نے اسلام قبول کیا اس گھرانے میں میاں بیوی اور دو بچے شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے استقامت کی دعا کریں۔

حافظ محمد اکرم کا جمعیۃ سے اخراج

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا اجلاس مولانا عبدالعلیم جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد اکرم کو جماعتی فیصلوں سے مسلسل انحراف کے باعث جمعیۃ سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک قرارداد میں عبدالصمد خاں اچکزئی کے وحشیانہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسری قرارداد میں طلبہ پر پولیس تشدد کی مذمت کی گئی اور تیسری قرارداد میں مہنگائی کا انسداد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

چنیوٹ میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ ر دسمبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب محدث اعظم حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، سردار عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر، مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے مولانا صدرالشہید ایم این اے، مولانا سید محمد شاہ امروٹی، مولانا محمد شمس الدین بلوچستان، حضرت مولانا عبدالحق ایم، این، اے اکوڑہ خٹک ودیگر اکابر علماء شرکت کر رہے ہیں۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کے بھائی عبدالحمید صاحب ٹرک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں قارئین ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

فلم "ڈان آف اسلام" کی نمائش کو فوری بند کیا جائے

کراچی (نمایندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے راہنما محمد عثمان انوری نے کہا ہے کہ چند روز سے کراچی کے ایک سینما گھر میں اسلام کے مقدس نام پر مصر کی تیار کردہ فلم دکھائی جارہی ہے۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ لوگوں کو اس کے دیکھنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے اور یہ باور کرایا جارہا ہے کہ اسلام کی اشاعت اور معلومات کے لئے مذکورہ فلم ضرور ملاحظہ کریں اس کے ساتھ ہی اشتہارات کے ذریعہ یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ اس فلم میں صحابہ کرام اور مبلغین اسلام پر جو سختیاں اور مصائب ڈھائے گئے ان کو فلمایا گیا ہے اور ان مشاہیر اسلام پر مظالم کرتے دکھایا گیا ہے۔ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ اسلام کی اشاعت سینما، فلم، ڈرامہ، ناٹک اور دیگر کسی بھی لہو و لعب کے ذریعہ شرعاً حرام اور ممنوع ہے اور یہ دین کے ساتھ تمسخر اور صریح مذاق ہے۔ انوری صاحب نے کہا۔ افسوس ہے کہ اس فلم کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ یہ مصر کے محکمہ اوقاف اور جامع ازہر کے علماء کی تائید کے بعد ریلیز کی گئی ہے۔ پاکستان کے علماء، مشائخ اور خصوصاً مفتیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے بخصوصاً حساس اور دیندار مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ صدائے احتجاج بلند کرکے اس فلم کی نمائش کو بند کرائیں تاکہ آیندہ سینما بازی اور لہو و لعب کے ذریعہ اسلام کی توہین اور تذلیل کی راہیں مسدود ہو جائیں۔

مولانا نورالہدیٰ اور حاجی دل مراد کی حج کو روانگی

کراچی (نمایندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے امیر مولانا نورالہدیٰ اور حلقہ غربی کے امیر حاجی دل مراد حج پر تشریف لے جارہے ہیں۔ ہر دو امراء نے جمعیۃ کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ حضرت درخواستی مولانا مفتی محمود کی مجاہدانہ قیادت میں بھرپور کام کرتے رہیں

صوبیدار گل خان کی ہزاروی سے بیزاری

کراچی (نمایندہ خصوصی) گزشتہ روز ناتھا خان گوٹھ ڈرگ کالونی کے مشہور سماجی کارکن صوبیدار گل عنایت خان نے مولانا ہزاروی اور اسفند یار کی غلط پالیسی سے اپنی بیزاری کا اعلان ایک اجلاس میں کیا۔ صوبیدار صاحب نے حضرت درخواستی اور مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ میرا مولانا ہزاروی اور اسفند یار سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ وہ لوگ غلط راستہ پر ہیں
ضلعی امیر نے صوبیدار صاحب کو اس علاقہ کے لئے کنوینر بنادیا ہے۔

مولانا دوست محمد مدنی کو فوری رہا کیا جائے

کراچی (نمایندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے نائب ناظم صوفی جمیل احمد میانی اور مقامی راہنما محمد عثمان انوری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس وقت جبکہ تمام سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں نواب شاہ جامع مسجد کے خطیب اور مشہور عالم دین مولانا دوست محمد مدنی کو بھی فوری رہا کر کے انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے جو کہ گذشتہ کئی ماہ سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔

اچکزئی کے قتل پر تعزیت

کراچی (نمایندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے ناظم اعلیٰ صوفی عبدالحنان نے عبدالصمد اچکزئی کے قتل پر اظہار تعزیت کیا ہے۔

کراچی کے احباب توجہ فرمائیں

شہر کراچی اور مضافات کے وہ احباب جو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی آرگن "ترجمان اسلام" اپنے ہاں جاری کرانا چاہیں وہ براہ کرم اس خادم سے رابطہ قائم کریں یا صرف ایک کارڈ کے ذریعہ طلب فرمائیں۔ خادم کے پاس دفتر مرکزیہ کی رسید بک موجود ہے اور حاضر ہو کر آنجناب کو خریداران کے زمرہ میں شامل کرلیگا
شہر اور مضافات کے اکثر احباب اس بات پر بضد ہیں کہ ان کو پرچہ دستی طور پر مل جایا کرے تو اس سلسلے میں خادم معذور ہے۔ اس کمر توڑ مہنگائی کے دور میں ایک ایک دوست کو ایک ایک پرچہ لانڈھی، کورنگی، نیو کراچی، لالو کھیت، کیماڑی، ملیر اور دیگر مقامات پر پہنچانا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے جن احباب کو حضرت درخواستی، مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور ایسے اکابرین سے محبت اور عقیدت ہے تو وہ فوری طور پر ترجمان اسلام کے خریدار بن کر عملی طور پر جمعیۃ سے ہمدردی کا اظہار کریں۔ فقط
محمد رمضان میمن ایجنٹ ترجمان اسلام
مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر جاکیواڑہ کراچی ۲

حکیم محمد ادریس اجملی کی وفات

لاہور۔ طبی بورڈ کے سٹاف کا ایک اجلاس مولانا حکیم عبدالسلام ہزاروی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حکیم محمد ادریس اجملی (حیدرآباد) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی طبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ان کی اچانک خوشدگی کو حکیم نیر واسطی صدر طبی بورڈ اور تمام ممبران طبی بورڈ نے بے حد محسوس کیا اور گہرے رنج و الم کا اظہار کیا۔

وفات حسرت آیات

(۹)

اعتذار

ترجمان اسلام کے مینیجر جناب طارق محمود صاحب کے دادا چودھری بوڑا خان ۱۰ دسمبر بروز ہفتہ مغرب کے بعد اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون
قارئین کرام خلوص دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔
مرحوم کی اچانک وفات کے باعث ترجمان اسلام کی بروقت طباعت نہ ہوسکی جس کی وجہ سے شمارہ ۴۹ و ۵۰ یکجا کیا جارہا ہے۔ جس پر ادارہ قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کرور لعل عیسن بستی کمہاراں والی کا جدید انتخاب

امیر	حافظ گلشیر احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	رشید احمد ایف۔ اے
نائب امیر	ملک غلام حسن صاحب
خزانچی	ملک غلام مصطفیٰ "
سالار	مولوی محمد امیر "

جمعیۃ کے ایک اجلاس میں مندرجہ بالا جدید انتخاب ہوا اور مفتی صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اجلاس میں تقریباً دو سو افراد نے شمولیت کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم نوالہ کا انتخاب

مخدوم نوالہ ضلع لائلپور میں حضرت مولانا گلزار احمد صاحب کی زیر صدارت مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر	حافظ محمد اسلم
نائب صدر	محمد قاسم ظفر
ناظم عمومی	اللہ دتہ مضطر
ناظم	محمد اکرم جاوید
خازن	محمد اکرم قلق
ناظم نشریات	رحمت علی

بابُ المُراسلات

کراچی کے علماء حق سے شکوہ

مکرمی! اسلام مسنون۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ راقم نے اس برس حافظ القرآن والحدیث بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب کے دورۂ تفسیر میں شرکت کی اور زمانہ کے بعد اپنی دلی تمنا کو پورا کیا۔ کیونکہ پورے صوبہ سندھ میں کسی بھی جگہ سالانہ دورۂ تفسیر نہیں ہوتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس برس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد میں حضرت موصوف نے تشنگانِ علوم قرآن کی اس دیرینہ پیاس کو بجھایا۔ لیکن مقام تعجب ہے کہ حضرت صاحب کئی روز کراچی میں قیام کر کے حیدر آباد آئے اور اس مختصر سے شہر کو اس سعادت سے نوازا۔ مجھے حیرت ہے کہ کراچی جو کہ دینی مدارس اور علماء حق کا گڑھ ہے۔ اس میں کسی بھی عالم کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ اس سلسلہ میں کوشش کرتے مختصر یہ کہ میں علماء حق دیوبند سے قلبی تعلق رکھتا ہوں۔ پنجاب و سرحد میں اکثر بزرگوں کی تقاریر اور درس قرآن سن کر اپنی علمی پیاس بجھاتا تھا۔ لیکن جب سے سندھ میں سکونت پذیر ہوں، اس نعمت سے محروم ہوں۔ ہزاروں ان پڑھ اور پڑھے لکھے حضرات کی روحانی غذا ہی درس قرآن ہے۔ بزرگوں کی خدمت میں خود پہنچ کر اپنا مدعا بیان کرنا گستاخی خیال کرتے ہوئے اس مراسلہ کے ذریعہ توجہ مبذول کروا رہا ہوں۔ کراچی ہند و پاک، عرب و عجم کے شیوخ کا مستقر ہے اور طلباء کرام نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ممالک سے بھی یہاں آتے ہیں اور سال کے اواخر میں یہ طلباء دورۂ تفسیر کے لئے سرحد اور پنجاب کا قصد کرتے ہیں۔ پنجاب اور سرحد میں دورۂ تفسیر کا بھرپور اہتمام ہوتا ہے۔ مثلاً شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، مولانا محمد عبداللہ درخواستی۔ مولانا عبدالغنی۔ مولانا قاضی شمس الدین۔ مولانا عبدالہادی۔ مولانا عبیداللہ انور، مولانا محمد طاہر پنج پیری اور قاضی عصمت اللہ وغیرہم۔ یہاں پر عوام و خواص اور طلباء کا جم غفیر ہر وقت موجود رہتا ہے اور ان کے عقائد کی اصلاح ہوتی ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ سارے علوم قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے پڑھائے جاتے ہیں۔ مگر یہاں پر سرے سے ہی اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اب میں اپنی ایک تجویز قارئین کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ وہ یہ کہ کراچی میں بھی دورۂ تفسیر کا اہتمام ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ عوام کی اصلاح کے ساتھ ساتھ طلباء کرام کے لئے موجودہ دور کے فرق باطلہ کے اعتراضات کے جوابات ہوں۔ کیونکہ اس وقت مسلمانوں کو مرزائیت پرویزیت، رضائیت، مودودیت وغیرہم کا سامنا ہے اس لئے میں اپنے اس عریضہ کے ذریعہ اپنے بزرگوں کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ جیسے آپ پورا سال رات دن طلباء کو پڑھاتے ہیں، تھوڑی سی اور مشقت برداشت فرما لیں اور چھٹیوں کے دوران دورۂ تفسیر کا بھی اہتمام فرما لیں۔ موجودہ حالات کے مطابق اس سعادت عظمیٰ کے لئے چند بزرگوں کے نام پیش کرتا ہوں۔ اور قارئین سے درخواست ہے کہ وہ میرے اس نیک کام میں میری تائید کریں اور علماء کرام بھی اس میں تعاون فرمائیں۔ (۱) مولانا سید محمد یوسف بنوری صاحب، (۲) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب یا ان کے صاحبزادے مولانا محمد تقی صاحب عثمانی مدیر البلاغ کراچی (۳) مولانا مفتی رشید احمد صاحب اشرف المدارس کراچی۔

(محمد سلیمان طالب علم شاہ مکی روڈ
حیدر آباد سندھ)

مراسلہ

محترم جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب
ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

سلام مسنون!

گذارش ہے۔ اس وقت میرے سامنے ایک عجیب الجھن پیش آ رہی ہے جس کے جواب کے لئے فرسائی کر رہا ہوں۔ آپ اس کے جواب کو ترجمان اسلام میں شائع کر دیں۔ شاید میرے جیسے بیشتر جمعیۃ کے کارکن اس کو حل کر سکیں۔ ابھی چند روز ہوئے روزنامہ جنگ کا ایک شمارہ نظر سے گذرا۔ جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی کا بیان پڑھ کر بے حد حیرت ہوئی۔ جس میں انہوں نے اپنی پارٹی کی طرف سے کراچی سے ایک روزنامہ اور راولپنڈی سے ایک ہفت روزہ جاری کرنے کا اعلان تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس روزنامہ اور ہفت روزہ کے ڈیکلریشن مل چکے ہیں۔ بہت جلد یہ اخبار منظر عام پر آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں اپنی یادداشت کے مطابق یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ جب مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کے ہمنوا جمعیۃ علماء اسلام میں موجود تھے۔ اس وقت پوری جماعت کی بیحد کوششوں کے باوجود وہ ایک روزنامہ نکالنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ترجمان اسلام کی بندش کے متعلق خیالات ظاہر ہونے لگے۔ کیا اس وقت ان کی یہ کوششیں اخلاص پر مبنی نہ تھیں کہ عرصہ دراز تک وہ اس مہم میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اس وقت کبھی چندہ کی مہم میں کمی واقع تھی اور کبھی انتظامات کے مکمل نہ ہونے کا سوال درپیش تھا۔ اس کے علاوہ کبھی ڈیکلریشن کی منظوری میں ایک عرصہ دراز تک تاخیر ہوتی رہی۔ بالآخر یہ سکیم ناکام ہوئی۔ اور اب جبکہ ان کی جماعت محدود افراد پر مشتمل ہے اور پورے ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان مفتی محمود صاحب کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں تو ایسے وقت ان کی سیاسی ترقیوں کی راہ کا کھل جانا اور اخبارات کے اجراء کا اعلان کرنا حتیٰ کہ ریڈیو ٹیلیویژن میں ان کے علماء اوقاف کے اجتماع کی اناؤنسمنٹ کا ہونا اور اس عظیم مہم کے لئے چندہ وغیرہ کی ضرورت محسوس نہ کرنا مجھ ایسے ادنیٰ کارکن کی سمجھ سے بالاتر ہے بالآخر خیالات کی پیچ و تاب میں اگر آپ اس سوال کا جواب تحریر نہ کریں تو اس سوال کو ترجمان اسلام میں ضرور شائع کر دیں۔ شاید کوئی دوسرا آدمی اس حقیقت سے پردہ اٹھا دے۔ کیونکہ ہمیں ماضی قریب و بعید میں اسلاف کی سیاسی خدمات کے مطالعہ سے اس قسم کے کسی فعل و عمل کی نشاندہی نہیں ہوئی۔

(ضیاء الرحمٰن فاروقی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
سمندری ضلع لائلپور)

جامع مسجد حضرو کی خطابت ترک کر دی

احباب کی توجہ کے لئے

جب سے بعض بزرگوں نے "اُولوا الامر" کے چرنوں میں جھکنا شروع کیا ہے۔ اس کے بعد سے "بڑے لوگوں" کا کام بہت آسان ہو گیا ہے اس لئے کہ اہل حق اور ان کے خدام کو بلیک میل کرنے یا پریشان کرنے کے لئے "سنہری مشورے" دینے والوں کی کثرت ہو گئی ہے چنانچہ آج کل محکمہ اوقاف کو خاص مقاصد کے تحت استعمال کیا جا رہا ہے اور مخالفین پر تابڑ توڑ حملے ہو رہے ہیں۔ اس کی واضح مثال چنیوٹ اور سرگودھا کی مساجد پر پولیس کی سنگینوں کے سایہ میں یفر قسم کے خطیبوں کا تقرر ہے۔

احقر بہت دنوں سے نوازشات کا شکار تھا، بلیک میل کرنے کے ہتھکنڈے استعمال ہوئے۔ "ناصح مشفق" قسم کے لوگوں کی طرف سے "سمجھانے" کی کوشش کی گئی۔ لیکن بحمدہٖ احقر اپنے مشن سے باز نہ آیا اور جامعہ فرقانیہ راولپنڈی میں پنجابی کنونیئر کی غلط بیانیوں کا پردہ میرے مضمون "قافلہ حق رواں دواں" سے چاک ہو گیا۔ اس مضمون پر یار لوگوں کا جز بز ہونا یقینی تھا۔ چنانچہ فوری طور پر اوقاف کا سہارا لیا گیا۔ ۲ر دسمبر ۷۳ء کے اخبارات کے ذریعہ اس کا علم ہوا تو احقر نے فوری طور پر علیحدگی اختیار کر لی کہ "مخبر" بننا اپنے بس کا روگ نہیں۔ اس سے بہتوں کو تکلیف ہوئی کہ وہ اس طرح میرا تماشہ دیکھنا چاہتے تھے لیکن رب کریم نے مجھے بچا لیا۔ میرے ساتھ میرے نائب عزیزم حافظ ظہور احمد نے بھی علیحدگی اختیار کر لی۔ اور ۲۴ گھنٹے گذرنے سے پہلے کتوں نے ڈیرا جما لیا۔ یہ پہلی برکت ہے۔ احقر نے مستقبل کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ مختلف جگہ کے احباب کے تقاضے ہیں۔ دیدہ باید؟ دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ فی الحال راولپنڈی والد مکرم مولانا محمد رمضان علوی جامع مسجد گلشن آباد کی وساطت سے خط و کتابت کریں۔ والسلام

محمد سعید الرحمٰن علوی سابق خطیب جامع مسجد حضرو

طلباء پر زیادتی کرنے والے افسران کے خلاف کاروائی کی جائے

چودھری ظہور الٰہی اور دیگر سیاسی راہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ

رحیم یار خاں۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کا ہنگامی اجلاس مولانا غلام ربانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی صدارت میں دفتر جمعیۃ میں ہوا۔ اجلاس میں ملتان اور کراچی میں طلباء پر ہونے والے تشدد کی سخت مذمت کی گئی اور زیادتی کرنے والے پولیس افسروں کو سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

چودھری ظہور الٰہی ایم این اے کی گرفتاری اور ان کی صحت کے بارے میں سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور چودھری ظہور الٰہی، مختار رانا، طلباء اور دوسرے سیاسی راہنماؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک اور قرارداد میں ضلع رحیم یار خاں میں سیلاب زدگان کے لئے ہونے والے کام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ سیلاب زدگان کے لئے زیادہ سے زیادہ فوری طور پر مفت امداد کی جائے۔ قرضے میں دیئے گئے بیج اور ٹریکٹروں کے کرایہ جات معاف کئے جائیں۔

(شبیر احمد عثمانی ناظم دفتر جمعیۃ رحیم یار خاں)

حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کا اجلاس

کراچی (محمد رمضان نمایندہ) گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کی ذیلی شاخوں کے نظماء کا ایک خصوصی اجلاس بلدیہ ٹاؤن کے مرکزی دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف وارڈوں سے آنے والے ذمہ دار حضرات نے اپنے اپنے حلقہ کی کارگذاری بتائی اور ہنگامی چندے وغیرہ جمع کرائے۔ اسیران جمہوریت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دینے کا فیصلہ کیا گیا جس کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔ مہمان خصوصی اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع غربی کراچی کے امیر مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مقامی جمعیۃ کے کارکنوں اور عہدیداروں کے جذبہ کارکردگی کی تعریف کی اور ان کو اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کراچی جمعیۃ کی ابتداء سے لے کر تا ایں دم مختصر روداد بتائی اور کارکنوں کو مزید ہمت عزم اور حوصلے کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب دی۔

آخر میں قاری صاحب نے کراچی جمعیۃ کی طرف سے مرکزی اکابرین خصوصاً حضرت درخواستی مدظلہ، حضرت مفتی محمود صاحب مولانا عبید اللہ انور، مولانا شمس الدین، مولانا امروٹی۔ مولانا محمد ایوب جان بنوری وغیرہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

جمعیۃ اسلام اور پاکستان کا تحفظ چاہتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے سیکرٹری اطلاعات قاری شیر افضل خاں نے ایک بیان میں کہا کہ ملک اس وقت نازک ترین حالات سے گذر رہا ہے اور بعض شر پسند عناصر ایسے وقت میں بھی نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہیں۔

قاری صاحب نے کہا کہ مفتی محمود صاحب کی ٹھوس پالیسی سے سامراجی طاقتوں میں اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے وہ اپنے پٹھوؤں سے مفتی صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کروا رہے ہیں۔ لیکن ہمارے قائدین اور کارکنوں کے حوصلے بلند ہیں، وہ اپنے سروں پر کفن باندھ کر میدان عمل میں رواں دواں ہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ جمعیۃ کے پیش نظر دو اہم مقاصد ہیں وہ حفاظت اسلام اور بقائے پاکستان ہیں۔ اس وقت پاکستان میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس کو صرف اخوت اسلامی کے جذبہ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا اجلاس

کراچی (نمایندہ خصوصی) گذشتہ اتوار کو مدنی مسجد پاکیزہ میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ صوفی عبد الحنان نے گذشتہ اجلاس کی کاروائی پیش کی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ لاہور کی پوری روداد سنائی اور مرکزی فیصلوں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ ضلعی امیر مولانا نور الہدیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ عملی طور پر جمعیۃ کے لئے قربانی دیں اور جمعیۃ کے پیغام کو ہر فرد تک پہنچائیں۔ ضلعی خازن مفتی احمد الرحمٰن نے گذشتہ سہ ماہی آمد و خرچ کا میزانیہ پیش کیا۔ مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں ضلعی دفتر کے کسی مرکزی مقام میں قیام پر غور اور اسیران جمہوریت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دینے کا بھی فیصلہ ہوا۔ کراچی شہر اور مضافات کے احباب نے بہت بڑی اکثریت میں اس اجلاس میں شرکت کی۔

ایک دوسرے اعلان کے ذریعہ کراچی ضلع غربی کے لئے حاجی ول مراد صاحب کو امیر اور قاری محمد اسمٰعیل کو نائب امیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ باقی ضلع شرقی اور وسطی کے انتخابات بھی عنقریب ہوں گے۔

وزیر اعظم کو مشورہ

رو جھان۔ مولانا عبد الکریم صاحب نیاز نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم بھٹو کی ڈیرہ اسمٰعیل خاں والی تقریر پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ ملک کا وزیر اعظم ہوتے ہوئے بھی بھٹو صاحب نے ایک ممتاز سیاسی راہنما اور جید عالم دین مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف بیہودہ اور بازاری زبان استعمال کی ہے۔

آپ نے کہا۔ بھٹو صاحب کو اپنی حیثیت کا خیال رکھتے ہوئے اس قسم کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

تفہیم القرآن پر ایک نظر

ادارہ ترجمان اسلام کی استدعا پر محقق جلیل حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہ سابق شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ حال مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی نے مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن پر علمی تبصرہ کی ذمہ داری قبول فرمائی ہے۔ ان کے مضامین کا سلسلہ بہت جلد شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (ادارہ)

سرگودھا جمعیۃ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ء بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ مسلم بازار میں مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کو انتہائی تشویشناک قرار دیتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مہنگائی پر فوراً قابو پایا جائے۔ مہنگائی کی وجہ سے غریب عوام بہت مشکلات سے دوچار ہیں۔

(۲) یہ اجلاس ملتان اور دیگر شہروں میں طلباء سے زیادتی پر پولیس حکام کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کی عدالتی تحقیقات کر کے ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۳) اجلاس حضرت درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا عبید اللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مولانا ہزاروی سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آئے دن حکومت کے ایماء پر مولانا مفتی محمود کے خلاف بیان بازی کو ترک کر دیں۔ اس بیان بازی سے خود آپ کی شہرت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

(۴) یہ اجلاس مجلس شوریٰ کے رکن جناب مستری محمد [illegible] صاحب کے والد اور جناب محمد اقبال کی والدہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس چودھری ظہور الٰہی اور دوسرے سیاسی رہنماؤں کی رہائی کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(محمد صادق)

جمعیۃ کے کارکن بری ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن مولوی سمیع اللہ اور جمعیۃ طلباء اسلام کے حافظ عبد المتین گوجرانوالہ کو جن پر سول نافرمانی کے دوران گرفتاری پیش کرنے کے بعد آوارہ گردی کے الزام میں مقدمہ قائم کیا گیا تھا گذشتہ روز ننکانہ صاحب میں مجسٹریٹ نے باعزت بری کر دیا۔ انہیں مال روڈ سے گرفتار کر کے تھانہ مانگٹانوالہ میں بند کر دیا گیا تھا اور ۱۲ دن کے بعد ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔

بقیہ — اداریہ

ان کی اس تکنیک کا واضح ثبوت ہیں۔ بھٹو صاحب نے مذاکرات کی یہ دعوت مسترد ہونے کے بعد ایک نیا راستہ اختیار کیا اور قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان کو ڈنر پر مدعو کر لیا۔ اس خیال سے کہ اپوزیشن کے ارکان آئیں گے، کچھ رسمی سی گفتگو ہوگی اور دنیا کو یہ تاثر دیا جا سکے گا کہ گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ مگر اپوزیشن نے اس چال کو سمجھتے ہوئے ڈنر کا بھی بائیکاٹ کر دیا، جس پر بھٹو صاحب نے یوں اظہار افسوس کیا ہے کہ:-

"اگر حزب مخالف کے ارکان اس ڈنر میں شرکت کرتے تو اس سے حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں کو ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کا موقع فراہم ہوتا اور یہ ملاقات ان کے آئندہ مذاکرات اور قومی مسائل پر بحث کے لئے حرف اول ثابت ہو سکتی تھی۔ انہوں نے کہا میں اس ڈنر میں حزب اختلاف سے ملاقات کا زبردست خواہشمند تھا، اگر مسئلہ صرف اپنی ہی پارٹی اور حکومت میں شریک پارٹیوں کے ارکان کی دعوت کا ہوتا تو وہ آج دوبارہ ان ارکان کو یہاں آنے کی ہرگز تکلیف نہ دیتے کیونکہ وہ چند روز قبل ان کے اعزاز میں دعوت دے چکے ہیں"۔

(روزنامہ امروز لاہور ۵ دسمبر ۱۹۷۲ء)

وزیر اعظم بھٹو نے اس ڈنر سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور جمہوریت اور ہٹ دھرمی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

محترم بھٹو صاحب سے عرض ہے کہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ اپوزیشن نہیں بلکہ حکمران پارٹی کر رہی ہے اپوزیشن کا موقف تو بالکل واضح اور اصولی ہے کہ آپ نے مری مذاکرات کے دوران اپوزیشن سے جو وعدے کئے تھے ان پر عمل کیا جائے۔ پھر باقی امور کے لئے مزید مذاکرات ہو سکتے ہیں، کیونکہ جب تک سابقہ مذاکرات کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا مزید مذاکرات قطعاً بے سود ہیں۔ اس لئے اگر آپ صدق دل سے جمہوری اقدار کی سربلندی اور اپوزیشن کا تعاون چاہتے ہیں تو مری مذاکرات کے فیصلوں پر عملدرآمد کر کے اپوزیشن کی طرف دست تعاون بڑھانے میں پہل کیجئے۔ لیکن۔۔۔ ان مذاکرات کا مقصد اگر "نشستند و گفتند، خوردند و برخاستند" کے بعد دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ تو یاد رکھئے اپوزیشن اس ڈھونگ میں کبھی حصہ دار نہیں بنے گی۔ (۷۲،۱۰ دسمبر)

بقیہ — مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ

اس کے بعد ان کو پھر قلعہ بند کر دیا گیا اور سنگین پہرہ لگا دیا گیا۔ نگران عالی ہمت لوگوں نے ایک دن موقع پاکر سب قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے اور اوپر سے اندھیرے میں چھلانگیں لگا لگا کر دشمن میں خوف و ہراس پھیلا کر پنجتار پہنچے، حضرت سید احمد صاحبؒ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے ان ساتھیوں کی قید پر بے انتہا غمی تھی۔ مگر اس کے بعد اچانک ان کے آجانے سے خوشی کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ اس کے بعد ریاست امب کے غدار پائندی خان سے مقابلہ ہوا، جس نے پہلے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی پوری ریاست میں قرآن و حدیث کے سارے احکام نافذ کروں گا۔ مگر بعد کو غداری کر کے مجاہدین کے خلاف دو ہزار فوج لے کر حملہ آور ہوا، اور ایسی مار کھائی کہ دریائے اباسین کو عبور کر کے خدا جانے کہاں جا نکلا اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاصا رقبہ حضرت سیّد صاحبؒ کے زیر حکومت آگیا۔ جس میں قرآن و سنت کے مطابق احکام جاری کر دیئے گئے۔ مقدمات و تنازعات کا فیصلہ قانون شرع کے مطابق ہونے لگا اور شریعت کے سامنے لوگوں کے سر جھک گئے اور محکمہ احتساب قائم کر دیا گیا۔ اس کا ایسا اثر ہوا کہ کوسوں تک ڈھونڈنے سے کوئی بے نماز نہیں ملتا تھا۔ ان علاقوں میں پنجتار، قلعہ لنڈھر اور اس کے تمام اضلاع مردان، تربیلا، پھولڑہ وغیرہ وسیع اور سرسبز علاقے شامل تھے۔ رنجیت سنگھ کو اس کا سخت صدمہ ہوا۔ اس نے مسلمانوں کو رشوتیں دے دے کر ان کو مجاہدین کے خلاف کیا اور پھر چار ہزار تازہ دم پیدل فوج اور ایک ہزار چار سو توپ خانے اور بہت سا سامان حرب دے کر چترباتی پر حملہ کے لئے روانہ کیا مولانا شہیدؒ ایک ہزار مجاہدین اور دو توپیں لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکلے اور ان کو مار بھگایا۔ سکھوں کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ وہ اسمٰعیل کا نام سن کر کانپ جاتے تھے اور یہ ایمانی رعب تھا جو کفار پہ اللہ تعالےٰ نے طاری کیا۔ اس کے بعد آخری جہاد کے لئے حضرت سید احمد صاحبؒ اور مولانا شہیدؒ نے کشمیر میں سکھوں کا زور توڑنے کے لئے بالاکوٹ کا رخ کیا۔ رنجیت سنگھ نے شیر سنگھ کی سرکردگی میں سکھوں کی بیس ہزار فوج دے کر ان کے تعاقب کے لئے روانہ کیا اور یہ مجاہد بالاکوٹ پہنچے ہی تھے کہ سکھوں کا لشکر بھی آدھمکا۔ آٹھ نو سو مجاہدین کا بیس ہزار کے لشکر سے اور وہ بھی بے سروسامانی کی حالت میں کیا مقابلہ ہو سکتا تھا۔ لیکن بایں ہمہ جو حضرات جام شہادت کے لئے بے قرار تھے، وہ شکر لئے بغیر کب رک سکتے تھے؟ خوب معرکہ جہاد ہوا اور بالآخر حضرت مولانا شہیدؒ نے (حضرت سید احمد شہیدؒ کے بعد) ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ بوقت ظہر بالاکوٹ کے مقام پر سکھوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا جس کی مدت سے ان کو آرزو تھی۔ اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ بالاکوٹ میں دریا کے کنارے پر جامع مسجد کے قریب مختصر سے قبرستان میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی قبر ہے اور عوام میں یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت سیّد صاحبؒ کا باقی جسم اطہر تو یہاں مدفون ہے لیکن سر مبارک گڑھی حبیب اللہ خاں میں دریا کے کنارے مدفون ہے۔ جہاں ایک مرقد پر اب بھی یہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم عند اللہ تعالیٰ) اور بالاکوٹ کے عقب میں شمال مغربی قبرستان میں ایک پہاڑی نالے کے قریب بلند ٹیلہ پر مجاہد عظیم مولانا محمد اسمٰعیلؒ کی قبر ہے اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر (اور ان کے مخلص ساتھیوں پر) نازل ہوں۔ جن کی ساری زندگی تقریری، تحریری اور عملی جہاد میں گذری، شرک و بدعت کے مٹانے اور توحید و سنت کے احیاء میں ان حضرات نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جن کے ان مجاہدانہ کارناموں سے پورے ہندوستان افغانستان اور قبائلی علاقوں میں توحید و سنت کی شمع آج بھی بحمداللہ تعالیٰ روشن ہے۔ گو خود تو وہ قبر میں آرام فرما ہیں، مگر ان کا ہنستا بستا کارنامہ تاقیامت زندہ رہے گا۔ مگر صد افسوس کہ جو کچھ وہ چاہتے تھے وہ مقصد بتمامہ پورا نہیں ہو سکا اور وہ اپنی آرزوئیں اور حسرتیں دل ہی میں لے کر چلے گئے۔ آہ! ؎

لحد میں کون کہتا ہے اکیلا نعشِ حاتم کو
ہزاروں حسرتیں مدفون ہیں زیر کفن پہلو میں

تاریخ میں آپ کی شادی کا تذکرہ اور آپ کے فرزند محمد عمر صاحبؒ کا نام ملتا ہے۔ جو ۱۲۶۸ھ میں لاولد فوت ہو گئے تھے۔

بقیہ — بچوں کا جذبۂ جہاد

آخرکار جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معائنہ فرماتے ہوئے ان کے نزدیک پہنچے تو وہی ہوا جس کا ڈر تھا حضورؐ فرمانے لگے، "عمیرؓ! تم ابھی بچے ہو، تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں جہاد پر لے جائیں، تم ابھی کم عمر ہو"۔ جب انہوں نے یہ سنا تو رونا شروع کر دیا۔ حضورؐ نے جب ان کے شوق جہاد اور رونے کا منظر دیکھا تو آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ اب آپ جہاد میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ سر فخر سے اونچا ہے لیکن قد اتنا چھوٹا ہے کہ گلے میں لٹکتی ہوئی تلوار زمین پر گھسٹتی جا رہی ہے۔ میدان بدر میں پہنچے اور بامراد لوٹے دوسری آرزو بھی (یعنی شہادت) پوری ہو گئی۔

دیکھا بچو! ایک بچے کو اسلام کے دشمنوں کے خلاف لڑنے کا کتنا شوق ہے اور یہ اسلامی تعلیمات ہی کا نتیجہ تھا۔

بقیہ — مولانا ہزاروی کی خدمت میں

اور مولانا شمس الدین کی گرفتاری سیاسی نہیں تھی بلکہ مذہبی تھی تو آپ نے کیا ہمدردی کی؟ کیا آپ نے مرزائیوں کے اس فعل پر خاموشی اختیار نہیں کی جبکہ اپنے اکابرین کے ماسوا جماعت اسلامی وغیرہ وغیرہ نے اخباروں میں اور دیگر صورتوں میں مرزائیوں کے خلاف کلمۃ الحق بلند کیا۔



صلاح الدین ضیاء صاحب جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے قائمقام صدر ہوں گے

رانا محمد اشفاق کو جماعتی فیصلوں سے انحراف کے باعث صدارت سے برطرف کر دیا گیا

چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی نے رانا محمد اشفاق صدر صوبہ پنجاب کو جمعیۃ طلباء اسلام کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر عہدہ سے الگ کر دیا ہے ...... انہوں نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ رانا اشفاق صاحب سے اب کسی قسم کا رابطہ نہ رکھیں اور اس قسم کے دیگر مفاد پرست حضرات سے بھی ہوشیار رہیں جو شر پسند عناصر کے ایماء پر جمعیۃ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے مخلص احباب اس قسم کی سازشوں سے ہوشیار رہتے ہوئے شر پسند عناصر کی کوششوں کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ رانا اشفاق صاحب کی جگہ اب جناب صلاح الدین صاحب لائلپور عارضی طور پر پنجاب کی صدارت کے فرائض انجام دینگے۔ (صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور)

جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ منڈی کے دفتر کا افتتاح

جناب رانا شمشاد علی خاں نے اپنے دورۂ پنجاب کے دوران گکھڑ منڈی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام کو وضاحت سے پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ طلباء کی تمام تنظیموں میں سے بہتر اور صحیح اسلامی نظریات کو پیش کرنے والی جماعت صرف جمعیۃ طلباء اسلام ہی ہے۔ اجتماع سے جناب ابدالرشدی نے بھی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب مدظلہ نے دعا کے ساتھ اختتام فرمایا۔

سید مطلوب علی زیدی کا دورہ سندھ

۳۱ر نومبر گذشتہ صوبہ سندھ کی جنرل باڈی کا اجلاس سکھر میں منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے مرکزی راہنما جناب سید مطلوب علی زیدی بھی تشریف لے گئے۔ وہاں پر طلباء کے اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد ازاں شکارپور، خیرپور، کنڈیارو محراب پور، حیدر آباد، جام شورو اور میرپور خاص کا دورہ کرتے ہوئے گیارہ نومبر کو کراچی پہنچے۔ کراچی پہنچتے ہی جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اس اجتماع سے جناب ڈاکٹر حافظ محمد حسن صاحب جائنٹ سیکرٹری صدر صوبہ سندھ، جناب محمد اقبال شیخ ناظم عمومی صوبہ سندھ اور جناب محمود الحسن صاحب ناظم صوبہ سندھ نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں مختلف مقامات پر طلباء کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ کراچی کے تنظیمی امور کا تفصیلی جائزہ لیا پورے ۹ دن کراچی میں قیام رہا۔ آپ نے طلباء کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام پوری وضاحت سے پیش کیا۔ آپ نے طلباء کو دعوت کا طریق بڑے اچھے انداز میں سمجھایا اور انہیں بتایا کہ نئے طلباء کو اپنی دعوت پیش کرنے کے لئے اپنے پروگرام کو بہت ہی خوش اخلاق اور احسن طریقے سے پیش کرنا چاہیئے۔

انہوں نے طلباء کو بتایا کہ ہم مختصر طور پر یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں غلبۂ اسلام ہو اور اسلامی اقدار کا احیاء ہو۔ نظام تعلیم صحیح اسلامی ہو اور پورے ملک کے لوگ اسلامی نظام کی خوبیوں سے بہرہ ور ہوں۔

کاروائی اجلاس مجلس عاملہ جمعیۃ کراچی ڈویژن

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۹ر دسمبر بروز اتوار دفتر جمعیۃ میں کراچی زون کے صدر جناب محمد فاروق قریشی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل امور بالاتفاق طے کئے گئے۔ تنظیم و تشکیل کے بارے میں جماعتی باڈی مندرجہ ذیل ہو گی۔

(۱) جناب محمد فاروق قریشی صدر جمعیۃ طلباء اسلام کراچی ڈویژن

(۲) جناب حمید اللہ خاں نائب صدر " " "

(۳) جناب اے ایم نور " " " "

(۴) جناب محمد رفیق صاحب ناظم اعلیٰ " " "

(۵) جناب حمید الحسن صاحب ناظم " " "

(۶) جناب محمد احمد نجمی صاحب ناظم نشریات " "

نیز محمد فاروق قریشی صاحب شعبہ مالیات کے نگران ہوں گے۔ اس سلسلہ میں محمد جمیل خاں معاون خصوصی ہوں گے۔ کراچی میں کام وسیع تر بنیادوں پر پھیلانے اور تقسیم کار کے لئے کراچی کو چھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر رکن مجلس عاملہ ایک حلقہ کا آرگنائزر ہوگا اور فروری تک اپنے علاقوں میں کنوینرز اور تمام اداروں میں یونٹیں قائم کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور یکم فروری تک اپنا کام مکمل کرنا ہوگا تمام علاقوں کے کنوینرز حضرات اور یونٹ سیکرٹریز اس کے معاون ہوں گے۔ آرگنائزر آئندہ اجلاس میں اپنی کارگذاری پر مشتمل تفصیلی رپورٹ پیش کریں گے۔ تمام علاقوں میں شاخیں قائم ہونے کے بعد کراچی ڈویژن کا کنونشن مارچ میں منعقد کیا جائے گا جس میں نئی عاملہ منتخب ہوگی۔ اس سے قبل مجلس شوریٰ کا انتخاب فروری کے آخر میں ہوگا۔

حلقہ وار تقسیم اور آرگنائزر مندرجہ ذیل ہونگے۔

کراچی ۱ ۔ یہ حلقہ بیر کالونی جیل روڈ، ڈرگ روڈ، ملیر، لانڈھی، کورنگی، بھینس کالونی کے ایریا تک وسیع ہوگا اور اس علاقہ کے آرگنائزر محمد فاروق قریشی ہوں گے

کراچی ۲ ۔ یہ حلقہ جہانگیر روڈ لسبیلہ، فاطمہ جناح کالونی، سوسائٹی لیبے سینیا لائن، جیکب لائنز، لی مارکیٹ، کھڈہ، لیاری تک وسیع ہوگا۔ اس میں ڈیفنس سوسائٹی سے ملحقہ علاقہ بھی شامل ہوں گے۔ اس کے آرگنائزر محمد احمد نجمی ہوں گے۔

کراچی ۳ ۔ یہ حلقہ مجاہد آباد، سعید آباد تا ٹاور تک مشتمل ہوگا۔ اس علاقہ کے آرگنائزر حمید اللہ ہوں گے

کراچی ۴ ۔ یہ علاقہ ناظم آباد سے لیکر نیو کراچی تک اور اردو کالج کا علاقہ بھی ہوگا۔ اس کے آرگنائزر حمید الحسن ہوں گے۔

کراچی ۵ ۔ اس علاقہ میں صدر سے گلشری تک کے علاقہ ہوں گے۔ اس کے آرگنائزر اے ایچ نور صاحب ہوں گے۔

کراچی ۶ ۔ اس حلقہ میں اورنگی ٹاؤن وغیرہ سے لے کر جمشید روڈ اور سائٹ کے علاقے شامل ہوں گے اس کے آرگنائزر جناب محمد رفیق صاحب ہوں گے۔

اجلاس میں ہر ماہ مجلس مذاکرہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پہلا مذاکرہ اتوار ۱۶ر دسمبر بعنوان "عصر حاضر اور اسلام" زیر صدارت مولانا بدیع الزمان صاحب منعقد ہوگا۔ اجلاس میں "عزم" کی ترویج کے لئے غور کیا گیا۔

(محمد احمد نجمی ناظم نشریات کراچی)

حیدر آباد ڈویژن کا یک روزہ کنونشن

۱۶ر دسمبر کو میرپور خاص میں حیدر آباد ڈویژن کا کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تمام صوبائی راہنماؤں کے علاوہ مرکزی راہنما جناب سید مطلوب علی زیدی بھی شرکت کر رہے ہیں علماء کرام میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی، مولانا غلام قادر اور پنجاب سے جمعیۃ طلباء اسلام کے سرپرست حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائیپوری بھی شرکت فرمائیں گے۔

اسی موقع پر صوبہ سندھ کے تمام نظماء نشریات کی ایک خصوصی میٹنگ بھی جناب محمد فاروق صاحب قریشی ناظم نشریات صوبہ سندھ نے بلائی ہے۔ جس میں نشر و اشاعت کے شعبہ کو مضبوط و موثر بنانے پر غور کیا جائیگا۔ اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل تیار کیا جائیگا

ضلع رحیم یار خاں کا سہ روزہ کنونشن

۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر دسمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے زیر اہتمام تین روزہ کنونشن رحیم یار خاں میں منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری، سید مطلوب علی زیدی۔ رانا شمشاد علی۔ ندیم اقبال، چوہدری عبد المتین۔ جناب صلاح الدین، حافظ منور حسین ضیاء اور مولانا غلام ربانی آف رحیم یار خاں شرکت کرینگے

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی جنرل باڈی کا اجلاس ۱۳ ذی الحجہ کو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں چاروں صوبوں کی جنرل باڈی کے ممبر شریک ہوں گے۔ چاروں صوبوں کے سربراہوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبے کے جنرل باڈی کے ارکان کے ناموں کی فہرست فوری طور پر مرکزی دفتر میں بھیج دیں تاکہ انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔ اس اجلاس میں سب سے اہم پروگرام یہ ہے کہ آل پاکستان مرکزی انتخابات عمل میں لائے جائیں گے مزید تفصیلات اور ایجنڈا جلد از جلد چاروں صوبوں کو بھیج دیا جائے گا۔

محمد اسلوب قریشی
چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء پاکستان

صوبہ سندھ کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی تمام شاخوں کے نظماء نشریات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی جماعت کے صدر، ناظم عمومی اور خازن کے مشورہ کے بعد مندرجہ ذیل امور پر تفصیلی رپورٹ فوری ارسال کریں

(۱) علاقے میں جماعت کی پوزیشن (کیا کوئی کالج ہے اگر ہے تو وہاں جمعیۃ کی کیا حیثیت ہے؟ الیکشن میں کیا پروگرام ہے؟

(۲) علاقے کی جماعتی نشریاتی ضروریات

(۳) جماعت کی مالی حالت کیا ہے؟ (مزید کیا ترقی ہو سکتی ہے)

تمام ناظمین نشریات اپنے مکمل ایڈریس کے ساتھ جماعت کی مالی ہیئت تنظیمی کیفیت اور نشریاتی ضرورت کے بارے میں مکمل تفصیلی رپورٹ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ صوبے کے لئے آئندہ سال کا مکمل اور جامع نشریاتی منصوبہ بنانے میں آسانی ہو۔

جلد ہی منصوبہ بندی کے لئے صوبائی سطح کا عظیم اجلاس ہوگا۔

جمعیۃ طلباء اسلام جھاوریاں کا نیا انتخاب

سرپرست۔ قاری واحد الرحمٰن صاحب ہزاروی
صدر۔ محمد اقبال شاد گورنمنٹ ہائی سکول
نائب صدر۔ مشتاق احمد صدف گورنمنٹ ہائی سکول
ناظم عمومی۔ ظفر حیات زیدی " " "
ناظم۔ محمد خان کلیم " " "
ناظم نشریات۔ عبد الرؤف ندیم " " "
خازن۔ حافظ عطاء الرحمٰن فاروقی

انتخاب کے بعد نو منتخب صدر محمد اقبال صاحب شاد نے مختصر خطاب میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام کو سراہا اور وعدہ کیا کہ ہم جمعیۃ طلباء اسلام کے عظیم اور مجاہدانہ پروگرام کو پھیلانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں گے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

صوبہ سندھ کی جنرل باڈی کا اجلاس

۴ نومبر ۷۲ء کو سکھر میں جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی جنرل باڈی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سندھ کی تقریباً تیس شاخوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں ایک تحریری و تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ تحریری مقابلہ کا عنوان "اسلام صرف نظام عبادات ہی نہیں بلکہ مکمل نظام حیات ہے"۔ اور تقریری مقابلہ کا عنوان تھا "مسلمان کیا کہتے ہیں"۔ اول، دوم، سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقسیم انعامات کے موقع پر صوبائی خازن سید لیاقت حیات اور صوبائی صدر سید غفور شاہ اور مرکزی خازن جناب سید مطلوب علی زیدی نے تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ نے خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم کئے۔

تقریری مقابلہ:۔ اول: نذیر احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور۔ دوم: محمد ابوبکر صدر جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور اور سوم جناب محمد جمیل خان ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام کراچی۔

تحریری مقابلہ:۔ اول۔ عبد السمیع ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام گھوٹکی۔ دوم: جناب محمد اقبال شیخ ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ اور سوم عبد الرزاق خازن جمعیۃ طلباء اسلام سکھر۔

جنرل باڈی کے اجلاس میں مرکزی خازن جناب سید مطلوب علی زیدی نے مفصل خطاب کیا۔ بعد ازاں ناظم عمومی سندھ جناب محمد اقبال شیخ نے نومبر ۱۹۷۱ء سے نومبر ۷۲ء تک صوبائی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔

فیصلے

(۱) جو شاخیں ماہانہ رپورٹ نہیں بھیجتیں وہ ہر ماہ پابندی سے رپورٹ بھیجیں اور ماہانہ آمدنی کا ۱/۳ حصہ بالائی شاخ کو ضرور ادا کریں۔

(۲) عنقریب صوبائی نشر و اشاعت کانفرنس صوبائی ناظم نشریات جناب محمد فاروق صاحب قریشی بلائیں گے۔

(۳) حیدرآباد ڈویژن کنونشن جلد از جلد منعقد کیا جائے گا۔

(۴) ہر شاخ کو کالج و سکول کے الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔

ہدایات

(۱) جو شاخیں اس اجلاس میں شریک نہیں ہوئیں فوراً صوبائی ناظم عمومی کو وجوہات سے آگاہ کریں۔

(۲) صوبائی صدر نے تمام شاخوں کو حکم دیا ہے کہ ہر نئے طالب علم کا فارم رکنیت پر کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ بلکہ اس کی کارکردگی دیکھ کر صوبائی صدر کو سفارش بھیج کر اجازت حاصل کی جائے۔

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے مختلف تعلیمی اداروں میں حصہ لیا اور بہت سی جگہوں پر کامیابی بھی حاصل کی آئندہ ہفتہ تمام کامیاب نمائندوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کی جائے گی۔ جن حضرات نے ابھی تک کامیابی کے بارے میں مرکزی دفتر کو اطلاع نہیں دی۔ وہ فوری طور پر مطلع کریں۔ تمام تفصیلی رپورٹ بھی ضرور ارسال کریں۔

جمعیۃ طلباء اسلام چوک منڈا کا انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام چوک منڈا (ضلع مظفر گڑھ) کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبد المجید صاحب صدر مدرس جامعہ قاسمیہ منعقد ہوا۔ جس میں نئے انتخابات عمل میں آئے۔ عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں

صدر	محمد زاہد اختر
نائب صدر اول	محمد اسلم
نائب صدر دوم	محمد ریاض
ناظم عمومی	حافظ محمد قاسم
ناظم اول	محمد شریف
ناظم دوم	محمد رفیق
خازن	حافظ حق نواز
ناظم نشریات	ملک مختار احمد

جمعیۃ طلباء اسلام ڈسکہ کا انتخاب

۲۰ نومبر کو جمعیۃ طلباء اسلام ڈسکہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا افضل خان صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر	محمد اسلم شاہد
نائب صدر	محمد جاوید خان
ناظم عمومی	جاوید اقبال صاحب
ناظم	محمد سعید صدیقی
ناظم نشریات	محمد یسین قیصر
خازن	محمد اسلم غازی
ناظم دفتر	محمود احمد ملنگی

اکابر پر اظہار اعتماد

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ لاہور کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ یہ اجلاس بعد از نماز عشاء بروز جمعرات جامعہ قاسمیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران متفقہ طور پر منتخب کئے گئے۔

صدر غلام عباس عامر۔ جنرل سیکرٹری منیر احمد، ناظم نشر و اشاعت قاری محمد یونس سلیمانی۔ خازن حافظ نذیر احمد صاحب۔

اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ ہم اپنے قائدین حضرت درخواستی مدظلہ العالی، قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود، شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور اکابر جمعیۃ کے ہر ارشاد و اشارہ پر کٹ مرنے کو تیار رہیں۔

کتاب الکبائر

قسط نمبر ۱۳

تالیف
امام شمس الدین الذہبیؒ
ترجمہ
زاہد الراشدی

نواں کبیرہ گناہ

رشتہ داروں سے قطع تعلق

نواں کبیرہ گناہ رشتہ داروں سے قطع تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

واتقوا اللہ الذی تساءلون به والارحام

یعنی رشتہ داریوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور انہیں قطع نہ کرو۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمیٰ ابصارهم

سو اگر تم کنارہ کش رہو تو تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا اور پھر ان کو بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں :-

الذین یوفون بعهد اللہ ولا ینقضون المیثاق والذین یصلون ما امر اللہ به ان یوصل ویخشون ربهم ویخافون سوء الحساب

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرتے ہیں اور وعدہ نہیں توڑتے اور وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں ان تعلقات کو جن کے ملانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :-

یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا وما یضل به الا الفاسقین الذین ینقضون عهد اللہ من بعد میثاقه ویقطعون ما امر اللہ به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئك هم الخاسرون

گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا ساتھ اس کے مگر فاسقوں کو، جو لوگ توڑتے ہیں عہد اللہ تعالیٰ کا بعد مضبوطی کے اور قطع کرتے رہتے ہیں ان کے تعلقات کو جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور فساد کرتے ہیں زمین میں یہی وہ لوگ ہیں خسارہ اٹھانے والے

سب سے بڑا عہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر مقرر کیا ہے۔ صحیحین میں روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یدخل الجنة قاطع رحم

رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

پس جس نے اپنے غریب رشتہ داروں سے تعلق توڑ دیا، ان کو چھوڑ دیا اور تکبر کیا اور ان کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی نہ کی جبکہ وہ محتاج ہیں اور یہ غنی ہے تو ایسا شخص اسی وعید میں داخل ہے اور جنت سے محروم رہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں منقول ہے آپ نے فرمایا :-

من کان له اقارب ضعفاء ولم یحسن الیهم ویصرف صدقته الی غیرهم لم یقبل اللہ منه صدقة ولا ینظر الیه یوم القیامة۔

(رواہ الطبرانی ورواته ثقات)

جس شخص کے غریب رشتہ دار ہیں اور اس نے ان کے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی اور وہ اپنے صدقات دوسروں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتے اور قیامت کے دن اس پر نظر شفقت نہیں فرمائیں گے۔

اگر خود بھی غریب ہے اور غریب رشتہ داروں سے ملاقات کرتا رہے اور حال احوال دریافت کرے، یہی اس کی صلہ رحمی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صلوا ارحامکم ولو بالسلام" صلہ رحمی کرو اگرچہ سلام کے ساتھ ہی ہو۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (رواہ الترمذی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو رشتہ داروں کے احسانات کے جواب میں احسان کرے بلکہ وہ ہے جو رشتہ داری توڑنے والوں کے ساتھ بھی احسان کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں رحمان ہوں اور رحم میری شان و صفت ہے۔ جس نے صلہ رحمی کی میں اس پر رحم کروں گا اور جس نے رشتہ داروں سے تعلق توڑ دیا میں بھی تعلق توڑ دیتا ہوں۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)

حضرت علی بن حسینؓ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا کسی ایسے شخص کی صحبت میں نہ بیٹھنا جو رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا ہو کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں ایسے شخص کے لئے تین جگہ ملعون کا خطاب دیکھا ہے۔

بقیہ — حجیت حدیث

مشہور محدث امام محمد بن محمد سرخسی (صاحب مبسوط) کے متعلق لکھا ہے کہ بخارا میں بادشاہ وقت نے ایک ایسی عورت سے نکاح کر لیا جس کی ابھی عدت پوری نہیں ہوئی تھی۔ امام صاحب سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا کہ حدیث کی رو سے ناجائز ہے۔ بادشاہ وقت نے انہیں زیر زمین جیل جو قبر کی مانند تھی میں ڈال دیا۔ امام صاحب نے اس قبر میں تین سال تک تکلیفیں برداشت کیں اور مبسوط کی پندرہ جلدیں اسی قبر میں سے اپنے شاگرد کو جو باہر بیٹھا ہوا کرتا تھا لکھوائیں۔ پورے تین سال کے بعد وہاں سے رہائی نصیب ہوئی

غرض ہم کسی اعتبار سے دیکھ لیں۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدث عظام نے احادیث کے پہنچانے میں نہ جان کی پرواہ کی، نہ مال کو خاطر میں لائے، نہ ادب و احترام اس سلسلہ میں مانع ہوئے اور نہ ہی حکومت و سلطنت کی چمک دمک ان کی آنکھوں کو خیرہ کر سکی

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ان کی سچی محبت اور قرآن و حدیث سے عقیدت نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ